صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 09 نومبر 2021ء بمطابق 03 ربیع الثانی 1443 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّتَّخِذُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ اَنۡدَادًا یُّحِبُّوۡنَہُمۡ کَحُبِّ اللّٰہِ ؕ O وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ ؕ O وَلَوۡ یَرَی الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اِذۡ یَرَوۡنَ الۡعَذَابَ ۙ اَنَّ الۡقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیۡعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعَذَابِ O اِذۡ تَبَرَّاَ الَّذِیۡنَ اتُّبِعُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡا وَرَاَوُا الۡعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتۡ بِہِمُ الۡاَسۡبَابُ۔

(ترجمہ): کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسروں کو اس کا ہمسر و مد مقابل بناتے ہیں، اور ان کے ساتھ ایسے محبت کرتے ہیں جیسے اللہ کے ساتھ محبت ہونی چاہیئے، حالانکہ ایمان والے لوگ سب سے بڑھ کر اللہ کو محبوب رکھتے ہیں، کاش جو کچھ عذاب کو سامنے دیکھ کر اس سے معلوم ہونے والا ہے تو آج ہی ان ظالموں کو معلوم ہو جائے کہ ساری طاقتیں اور ساری اختیارات اللہ ہی کے قبضے میں ہیں، اور یہ کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت، جب وہ سزا دیگا اس وقت کیفیت یہ ہو گی کہ وہی پیشوا وہی رہنما وہی رہبر جس کی دنیا میں پیروی کی گئی تھی اپنی پیروں سے بے تعلقی کا اظہار کرینگے، مگر سزا پا کر رہینگے، اور ان کے سارے اسباب اور وسائل کا سلسلہ کٹ جائیگا۔ و آخِرُ الدَّعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلۡعٰلَمِینَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، شاید عنایت اللہ صاحب کو بھول گئے، انہوں نے آپ کے آفس میں آپ سے بات کی تھی، مجھے یاد ہے کہ ہماری اسمبلی میں جاوید ممند صاحب ہمارے ایم پی اے تھے، ہمارے ساتھ ان کا بڑا اچھا، بہت ایک شائستہ مزاج والے تھے، وہ جوانی میں اللہ کو پیارے ہو گئے، ان کے As such مرنے کے دن، مرنا تو ہر ایک کو ہے، چاہے جوانی میں ہو، چاہے بچپن میں ہو، چاہے بڑھاپے میں ہو، اس کے لئے میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس عطا کرے، ان کے لئے اگر اسمبلی میں دعا کروا دی جائے کیونکہ یہ اسمبلی روایات کی پابند ہے اور جب ایک اسمبلی کا ممبر چاہے وہ بہت پرانا ممبر کیوں نہ ہو، اگر اس کی ڈیتھ ہو جاتی ہے تو ان کے لئے دعا ضرور ہونی چاہیئے کیونکہ وہ اس آنریبل اسمبلی کا، اس آگسٹ ہاؤس کا ممبر رہ چکا ہے، جاوید ممند صاحب کے لئے اگر دعا کرا دی جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، آپ نے بہت اچھی بات کی، جاوید ممند صاحب اللہ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے، میں عنایت اللہ صاحب سے ریکویسٹ کرونگا کہ وہ دعا فرمائیں۔

جناب عنایت اللہ: میں دو باتیں کروں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک دو باتیں کریں پھر دعا کریں۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ سے چیمبر میں بات ہوئی تھی، جاوید ممند بھائی ہمارے اس ہاؤس کے ممبر تھے، ہم سے عمر میں کم تھے، سفید ریش معلوم ہوتے تھے، انہوں نے کڈنی ٹرانسپلانٹ کیا تھا، اس کے بعد Recover ہو گئے، Politically اور Socially active رہے، آخری وقت تک Active رہے لیکن بعد میں ان کو دوبارہ بیماری ہو گئی، وہ جانبر نہ ہو سکے، وہ اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے، ہم سب اس راستے پہ جا رہے ہیں، ہمیں ان کی ڈیتھ پہ افسوس ہے، ہمارے قیمتی ساتھی تھے، ہم سے جدا ہو گئے ہیں، اس ایوان کی Tradition ہے، روایت ہے کہ ہم اپنے بچھڑنے والے ساتھیوں کے حوالے سے دعاعیہ کلمات بھی ادا کرتے ہیں اور تحسینی کلمات بھی ادا کرتے ہیں، اس لئے میں دعا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور' : کوئسچن نمبر12672، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

* 12672 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں ضلع مہمند میں محکمہ اعلیٰ تعلیم،آرکائیوز ولائبریریز کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مد میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، نیز اس میں سے ابھی تک کتنا فنڈ جاری اور کتنا خرچ کیا گیا ہے،اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): (الف) جی ہاں،یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبائی حکومت نے 22-2021 /ADP.No. 210353-851 میں ایک سکیم شامل کی ہے جو کہ تمام ضم شدہ اضلاع میں پبلک لائبریریز کے لئے ہے،اس سکیم میں 100.00 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

تمام ضم شدہ اضلاع بشمول ڈسٹرکٹ مہمند کے ڈپٹی کمشنرز کو لیٹر کیا گیا ہے کہ وہ پبلک لائبریریز کے لئے اپنے ڈسٹرکٹ میں چار کنال زمین Identify کریں۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)

اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے ADP, AIP No. 978 / 195132 کے تحت 1109.790 ملین روپے کی پی ڈی ڈبلیوپی کی میٹنگ میں مورخہ 18/02/2020 کو منظوری دی جس میں 168.360 ملین روپے Repair, Lab Equipments and Furniture مہمند کے لئے مختص ہوئے ہیں جس میں سے 13.00 ملین روپے چار کالجوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

(1) GGDC Ekkaghund Mohmand کو 22.00 ملین روپے جس میں سے 5.00 ملین ریلیز ہو گئے ہیں۔

(2) GDC Ekkaghund Mohmand کو 22.00 ملین روپے جس میں 5.00 ملین ریلیز ہو گئے ہیں۔

(3) GDC Lakrai Mohmand کو 107.00 ملین روپے جس میں سے 9.00 ملین ریلیز ہو گئے ہیں۔

(4) GCMS Ghallanay Mohmand کو 17.00 ملین روپے جس میں 4.00 ملین ریلیز ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے AIP, ADP Need Basis NMDs سکیم نمبر 985/200120 کے تحت 1717.00 ملین روپے کی پی ڈی ڈبلیو پی کی میٹنگ میں مورخہ 18/11/2020 کو منظوری دی جس میں 91.00 ملین روپے BS Block, Solarization, Water Supply, Group Lavatories & Facility of Disabled Students ضلع مہمند کے لئے مختص کئے ہیں جو کہ ضلع مہمند کے دو کالجوں کے لئے ہے۔

(1) GDC Ekkaghund Mohmand کے لئے 90.00 ملین روپے مختص ہوئے ہیں۔

(2) GCMS Ghallanay Mohmand کے لئے ایک ملین روپے مختص ہوئے ہیں۔

مزید برآں صوبائی حکومت نے پبلک لائبریری کی تعمیرات کے لئے PDWP PC-I/PC-II میٹنگ کے لئے ارسال کر دیا ہے، پی ڈی ڈبلیو پی کی منظوری کے بعد جلد تعمیراتی کام عمل میں لایا جائیگا

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے جو کوئسچن پوچھا ہے وہ اعلیٰ تعلیم، آرکائیوز اور مہمند کے علاقے کا پوچھا ہے، میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے کہ سو ملین مختص ہوئے، پھر اگر آپ کوئسچن کی طرف نیچے جاتے ہیں تو 13 ملین روپے چار کالجوں میں تقسیم کئے گئے، پھر نمبر ایک پہ ہے پانچ ملین ریلیز ہوئے، پھر نمبر دو پہ ہے پانچ ملین ریلیز ہوئے، پھر نمبر تین پہ ہے نو ملین ریلیز ہو گئے، نمبر چار پہ ہے چار ملین ریلیز ہو گئے، پھر اس کے بعد آخر میں کہتے ہیں کہ پی ڈبلیو پی کی منظوری کے بعد جلد تعمیراتی کام عمل میں لایا جائیگا۔ جناب سپیکر صاحب، کیونکہ آج علامہ "اقبال ڈے" بھی ہے، میں ان کی پیدائش کے دن ان کو ایک شعر بھی یہاں پہ اسی سوال کے مطابق بات کر رہی ہوں، ادھر ادھر نہیں جا رہی ہوں کہ:

ے اقبال بڑا اپدیشک تھا من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا غازی بن تو گیا، کردار کا غازی بن نہ سکا

جناب سپیکر صاحب، فاٹا جب Merge ہوا اور جو پہلا بل آیا، وہ یہ تھا کہ ان کے تمام Resources اور ان کی تمام معدنیات جو ہیں وہ KP گورنمنٹ استعمال کرے گی، جناب سپیکر، Almost تین سال ہو گئے ہیں، جب بھی میرا کوسچن آتا ہے، مختص ہوئے، ریلیز ہوئے، خرچ کچھ نہیں ہوا، کب آپ خرچ کریں گے؟ آج میرے پاس ایک فائل آئی ہے، یہ فائل جب میر کلام صاحب کی تحریک التواء ہو گی، اس میں Forty five billion rupees ہیں جو کوئی فاٹا کے کھا گیا ہے، مجھے نہیں پتہ کہ وہ کتنا زورآور شخص ہے کہ جس نے Forty five billion اور یہ سیفران کمیٹی کی رپورٹ ہے، آڈیٹر جنرل نے اس پر پیرا لگایا ہے، یہ Forty five billion rupees جو کھا گئے ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ یہ کس کی جیب میں گئے ہیں، یہ کہاں پہ گئے ہیں؟ اس کو میں Thoroughly پھر ایک ایک پیج پڑھ کر جب تحریک التواء آئے گی تو اس کو میں ایک ایک پیج پڑھ کر بتاؤں گی کہ کہاں کہاں پہ کیسے وہ چوری ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، یا تو آپ فاٹا کو بالکل، ایکس فاٹا جو Merged areas ہیں، ہم ان کے ساتھ کیا کر رہے ہیں، ہم ان کے ساتھ کیا ظلم کر رہے ہیں، مختص ہوئے، ریلیز ہوئے، خرچ کچھ نہیں ہوا، مختص ہوئے، ریلیز ہوئے، خرچ کچھ نہیں ہوا اور ہر ڈیپارٹمنٹ کا یہی جواب ہے، مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہم ان غریب لوگوں کے لئے نہ تو پچھلی دفعہ، جب Extract آیا تھا تو اس میں چالیس یونیورسٹیاں تھیں لیکن اس میں صرف کوہاٹ کے لئے اب تو ایف آر نہیں رہا، اس میں صرف ایک یونیورسٹی تھی، ایکس فاٹا یا Merged areas کے لئے کوئی یونیورسٹی نہیں تھی، جناب سپیکر صاحب، نہ ان کے لئے میڈیکل کالجز ہیں، نہ ان کے لئے انجینئرنگ کالجز ہیں، نہ ان کے لئے روڈ سٹرکچر ہے، نہ ان کے لئے ہسپتال ہے، نہ ان کے لئے پینے کا پانی ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: نہ ان کے لئے ڈاکٹرز ہیں، ان کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، مجھے بتائیں کہ ان کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے؟۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، آپ کوسچن پہ آئیں۔

<u>جناب اختیار ولی</u>: جناب سپیکر، سپلیمنٹری کوسچن۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سپلیمنٹری، اس سے Related ہو تو سپلیمنٹری، اس سے Related، جی اختیار ولی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب اختیار ولی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اعلیٰ تعلیم کے منسٹر صاحب سے یہ گزارش کرونگا کہ آیا ہمیں یہ بتائیں گے کہ جو ابھی طلباء پاس ہوئے ہیں، تقریباً ہر ضلع میں، میں اگر نوشہرہ کی بات کروں تو تقریباً چار ہزار طلباء انہوں نے Exam دیا اور وہ پاس ہوئے، کامیاب ہوئے، جن میں داخلہ صرف چار سو لوگوں کو ملا ہے، باقی بچے اس میں سے آؤٹ ہو کر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اختیار ولی صاحب، یہ اس کے ساتھ Relevant نہیں ہے، اس سے Relevant ہو تو وہ ان کے پاس جواب بھی موجود ہو جو کوئسچن ہے، اس سے Relevant جو میڈم نگہت اورکزئی نے۔۔۔

جناب اختیار ولی: اعلیٰ تعلیم کے ساتھ Relevant ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اعلیٰ تعلیم کے ساتھ نہیں، ایک Preparation ہوتی ہے، آپ نے اور جو میڈم نگہت اورکزئی نے کوئسچن کیا ہے اس کے ساتھ اگر آپ کا Related ہے تو آپ سپلیمنٹری کر سکتے ہیں۔

جناب اختیار ولی: بعد میں پھر مجھے بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پھر آخر میں کرتے ہیں، ایجنڈے پہ۔۔۔۔

جناب اختیار ولی: سر،۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Concern Minister, to respond.

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات):: تھینک یو جناب سپیکر، میڈم نے جو سوال کیا تھا وہ تو یقیناً ان کو بڑا مفصل جواب مل گیا ہے، میں صرف ان کی معلومات کے لئے اور اس ہاؤس کی معلومات کے لئے چاہتا ہوں کہ اس کے اوپر بحث ہو، یہاں پہ جو بات کی جاتی ہے کہ قبائلی اضلاع میں کچھ نہیں ہوا، میں صرف آپ کو اگر موجودہ سیچویشن بتاؤں، قبائلی اضلاع کے 43 کالجز کے لئے Transport facility جو بالخصوص گرلز کالجز ہیں، ان کے لئے ہم آرڈر Place کر چکے ہیں، وہ کچھ ہی دنوں میں پہنچ جائیں گے، ماشاءاللہ یہ ہمارے Settled اضلاع سے آگے چلے جائیں گے۔ نئے کالجز کی جو بات ہوئی ہے، بارہ نئے ڈگری کالجز جو ہیں، وہ صرف اس سال بن رہے ہیں، اس سال Approval ابھی ہو چکی ہے۔ انہوں نے میڈیکل یونیورسٹی کی بات کی یا دیگر یونیورسٹیز کی بات کی تو میں چاہتا ہوں کہ یہ سوال آپ ضرور پوچھیں کہ کیا تین سالوں میں یونیورسٹیاں بن سکتی ہیں؟ کیا تین سالوں میں میڈیکل یونیورسٹیز اگر اتنا درد تھا تو آپ کی بھی حکومت گزری ہے، اس کے بعد بھی حکومت گزری ہے، ان سے آپ

پوچھیں کہ انہوں نے کتنے کالجز اور یونیورسٹیز بنائی ہیں؟ میں پچھلے تین سالوں کا آپ کو بتاؤں کہ جتنے ترقیاتی کام ہوئے ہیں، تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، میرے میڈیا کے بڑے مدبر لوگ یہاں پہ موجود ہیں، ہمارے منتخب نمائندگان بھی ہیں، ان کو اس بات کا علم ہے کہ جو ترقیاتی کام ہو رہے ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے، یہ تاثر دینا انتہائی غلط ہے میں اگر آپ کو سولرائزیشن کی بات کروں، ہم اس دفعہ قبائلی اضلاع کے تمام کالجز کی سولرائزیشن شروع کر چکے ہیں، یہ Settled اضلاع میں کسی ایک کالج میں نہیں ہوئے، یہ سارے کام جو ہو رہے ہیں، لیکن Room was built in one night in one day، یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ستر (70) سال کی محرومیوں کو کہہ دیں گے کہ جی ایک سال میں آپ کر لیں، آپ کو میں میڈیکل کالجز اور میڈیکل یونیورسٹیز کی اگر آپ کو بات بتادوں، ہم کرم میں جا چکے ہیں، ان شاء اللہ کرم میں ہم الائیڈ ہیلتھ سائنس انسٹیٹیوٹ بنا رہے ہیں جس کے اوپر اس ہاؤس میں بہت زیادہ بحث ہوئی کہ وہاں پہ نرسز، الائیڈ ہیلتھ سائینسز پروفیشنلز موجود نہیں ہیں، ہم پہلی دفعہ قبائلی ضلع میں کرم میں ہم جا نے لگے ہیں، باقی اضلاع میں ہم نے ریکویسٹ کی ہے کہ ہمیں جگہیں بتائیں کہ جو سٹیٹ لینڈز ہوں جن کے اوپر ہم جلد از جلد کام شروع کر سکیں، خیبر پختونخوا حکومت اور وفاقی حکومت بہت سنجیدہ ہیں، آپ اس کو ایسے ضمنی بات نہیں کہہ سکتے کہ خیبر پختونخوا حکومت کچھ نہیں کر رہی، ہم نے صرف اس موجودہ سال میں ساٹھ ارب روپے مختص کئے ہیں، قبائلی اضلاع کے لئے، پہلی دفعہ خیبر پختونخوا حکومت نے جب قبائلی اضلاع میں چارج سنبھالا تو تاریخی طور پہ کبھی بیس ارب روپے سے زیادہ ترقیاتی (تالیاں) کام نہیں ہوئے، پہلے سال چوبیس ارب روپے کے ترقیاتی کام ہوئے۔ جو انہوں نے بات کی ہے کہ تینتالیس (43) ارب روپے، میں چاہتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس میں آئے، ہم تفصیلات کے ساتھ آئیں گے لیکن یہ کہنا کہ فاٹا یونیورسٹی کو گرانٹس مل رہی ہیں، وہاں پہ ہم نے بہترین ایک زبردست قسم کا وائس چانسلر جو ہے، وہ لیڈر ہم نے ان کو دے دیا ہے، ہم بہت زیادہ سیریس ہیں قبائلی اضلاع کے حوالے سے، اس طرح کی ضمنی اور سطحی باتیں کرنا کہ وہاں پہ کچھ نہیں ہو رہا، میں ہیلتھ سیکٹر میں خود گیا ہوں، وہاں پہ میں بی ایچ یوز میں خود گیا ہوں، جناب سپیکر، وزیراعلیٰ صاحب کے ساتھ ایسی ایسی جگہوں پہ ہاسپٹلز Activate ہوئے ہیں جن میں فیمیل ڈاکٹرز جا چکی ہیں کہ جو 43 اور 45 کلو میٹر اور سو کلو میٹر کے Radius میں وہاں پہ کوئی Health facilities نہیں تھیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> کامران صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: اکہتر (71) سال میں موجود نہیں تھیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران صاحب، ہائر ایجوکیشن پہ بات کریں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات: میں یہ بتاتا چلوں کہ جو کالجز بن رہے ہیں، ہم یونیورسٹیز کو Facilitate کر رہے ہیں۔ جو فاٹا یونیورسٹی کی انہوں نے بات کی، اسی ہاؤس میں خوشدل خان نے کہا تھا کہ یونیورسٹی پہ یونیورسٹیاں بن رہی ہیں، یونیورسٹیز کو کون Sustain رکھے گا؟ یونیورسٹی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک خود مختار ادارہ بنے گا، اس کے برعکس ہم کالجز بنا رہے ہیں، کالجز کو Empower کر رہے ہیں، سولرائزیشن کر رہے ہیں، Transport facilities دے رہے ہیں، Missing facilities ان کی پوری کر رہے ہیں، نئے کالجز بنا رہے ہیں، Overall بہترین کام ہو رہا ہے، ماشاء اللہ قبائلی اضلاع میں جہاں پہ خامیاں ہیں، ہم ان کو Address کرنے کے لئے آنریبل ممبران کا Feedback ضرور لیں گے لیکن ہم اس بات کو قطعی طور پر نہیں مانتے کہ کوئی کام نہیں ہو رہا، میں Quickly within a minute آپ کی اجازت سے جو اختیار ولی نے بات کی ہے، ایک پالیسی سٹیٹمنٹ ہے کہ جن جگہوں پہ دو سو بیس (220) سے زیادہ ریکویسٹ آتیں ہیں یعنی اگر میرٹ دو سو بندوں کا بنتا ہے یا چار سو بندوں کا لیکن دو سو بیس سے زیادہ ہے تو پالیسی لیٹر ہے میں آپ کے ساتھ بھی شیئر کروں گا پورے ہاؤس کے ساتھ کہ وہاں پہ سیکنڈ شفٹ شروع کیا جائے وہاں پہ ایڈیشنل پروگرام شروع کیا جائے یہ ایک Backlog ہے پہلے جب میں آیا تھا مسٹر سپیکر نو کالجز میں صرف سیکنڈ شفٹ تھا ابھی پچیس کی Approval ہم نے دے دی ہے باقی بھی جن کالجز میں ہم نے Blanket Approval دی ہوئی ہے کہ 220 سے زیادہ ایڈمیشنز ہیں تو وہ آپ کریں، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، دیکھیں، کامران بنگش صاحب ایک بہت سنجیدہ اور بہت ہی لائق میرے نزدیک یہاں پہ اس ہاؤس کا ایک اثاثہ ہیں، میں ان کی بہت زیادہ قدر کرتی ہوں لیکن کبھی کبھی جب یہ اپنے الفاظ کے چناؤ کو دیکھتے ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں، پھر یہ ٹائیگر بن جاتے ہیں۔ بات یہ ہوتی ہے کہ دیکھیں پچھلی گورنمنٹ کو تو ماریں گولی، کیا مجھے یہ بتا سکتے ہیں کہ جو انہوں نے یہ Claim کیا ہے کہ جی پچھلی گورنمنٹ نے کچھ نہیں کیا، آپ نوے (90) دن کی تبدیلی کے حوالے سے آئے تھے، مجھے ایک میگا پراجیکٹ بتائیں فاٹا میں، اور اپوزیشن کو لے کر جائیں، آپ خود کیوں جاتے ہیں؟ اگر میرے

سوالات سے آپ کو اتنی تکلیف ہوتی ہے تو آپ مجھے لے جائیں، مجھے بتائیں، اورکزئی میں کہاں ہے؟ مجھے بتائیں، کرم میں کہاں ہے؟ مجھے بتائیں، مہمند میں کہاں ہے؟ مجھے بتائیں کہ خیبر میں کہاں ہے؟ مجھے بتائیں باقی ایجنسیوں میں کہاں ہیں؟ جناب سپیکر، انہوں نے ایک اے ڈی پی میں سو ڈاکٹرز کو رکھا، وہاں پہ 29 کو دے کر باقی کو کیوں Re-advertise کر دیا؟ یہ ان کا حق نہیں تھا، بات یہ ہے کہ فاٹا کے بارے میں ان کو کوئی درد نہیں ہوگا لیکن مجھے درد ہے، یہ پوائنٹ سکورنگ یہاں پہ نہ کریں کہ جی پچھلی حکومتوں نے کیا کیا؟ آپ نے کیا کیا ساڑھے تین سالوں میں؟ آپ ہمیں بتائیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، ایک منٹ، ٹھیک ہے۔ جی کامران بنگش صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات</u>: جناب سپیکر، میں بتانا چاہتا ہوں، میں میڈم کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ محمد گٹ جائیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: نہیں، آپ ادھر سے تو بات نہ کریں، آپ نے قبائلی اضلاع کی بات کی تو آپ جائیں، وزٹ کریں، ادھر سے آپ صرف کوئی لمبی چوڑی بات نہیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں، Cross talk نہ کریں، سنیں جی۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات</u> میڈم، صرف محمد گٹ ہاسپٹل چلے جائیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ہاسپٹل کی بات نہ کریں، آپ ایجوکیشن کے بارے میں اس کو۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات</u>: سر، وہ جو بات کرتی ہیں، سب کی بات کرتی ہیں، ضمنی بات کرتی ہیں، میں صرف یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میگا پراجیکٹ یہی ہے کہ آپ وہاں کے انفراسٹرکچر کو ٹھیک کریں، وہاں پہ ایک ایک چھوٹے چھوٹے گاؤں میں تین تین سکولز ہیں، جہاں پہ ضرورت ہی نہیں ہے، ان کو Rationalize کیا، پہلی دفعہ وہاں پہ Profiling ہوئی ہے، ایک ایک محلے میں تین تین سکولز ہیں، یہ کہاں پہ تھیں؟ اس وقت یہاں پہ پوائنٹ سکورنگ کے لئے بات ہوتی ہے، یہ مجھے Criticize کرتی ہیں کہ میں اپنے لہجے کو، میڈم، آپ اپنی ادا پہ غور کریں، ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دیکھیں میڈم، یہ تو وہی ڈیبیٹ شروع ہو جائے گی، میڈم، دیکھیں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، یہ فائل آج میں اسی کی فوٹو کاپی کرواتی ہوں، یہ جو Forty five billion rupees جو کہ فاٹا کے کھائے گئے ہیں، چوری ہوئے ہیں، ٹھیک ہے، اس کو

میں فوٹو کاپی کرواکے آپ کو بھی دیتی ہوں، میں کامران بنگش صاحب کو بھی دیتی ہوں، میری عادت یہی ہے کہ جہاں ظلم ہو گا وہاں پہ نگہت اورکزئی کی آواز ایوانوں سے اٹھ کر پورے پاکستان میں گونجے گی، جہاں پہ ظلم ہو گا، آپ لوگ فاٹا والوں کے ساتھ ظلم کر رہے ہیں، میں باقی اور کچھ نہیں کہنا چاہتی، فاٹا کے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ضمنی سوال نہیں کرتے، یہ بیٹھے ہوئے ہیں، ضمنی سوال نہیں کرتے، یہ فاٹا والوں کو کیا ہو گیا ہے، ان کو پتہ نہیں ہے کہ ان کے علاقوں میں کتنا کام ہوا ہے؟ اٹھ کر جواب دیں، یہ فاٹا کے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، غزن صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے بتائیں کہ کتنا کام ہوا ہے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 12790، جناب صلاح الدین صاحب موجود نہیں۔ کوئسچن نمبر 12929، جناب خوشدل خان صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، ډیره مننه۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: خوشدل صاحب، تاسو نه مخکښې کوئسچن د ایلیمنټری ایجوکیشن دے، خاموش، No cross talk۔ خوشدل خان صاحب، شهرام ترکئ صاحب Application را لیږلے دے، هغه په چهټئ باندې دے نو که ستاسو دا وی نو هغوی ریکویسټ کړے دے چې یره زمونږه دا کوئسچنز تاسو ډیفر کړئ Next day ته، دا به ډیفر کړو جی۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: ٹھیک شوه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک شوه، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13057، یہ ابتدائی وثانوی تعلیم کے جتنے بھی کوئسچنز ہیں، یہ Next date کے لئے ڈیفر کرتا ہوں۔ کوئسچن نمبر 13094، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

* 13094 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران کن انگریزی اور اردو اخبارات کو سرکاری اشتہارات دیئے گئے ہیں؛

(ب) جن اخبارات کو اشتہارات جاری کئے گئے ہیں، ان کے نام اور جاری شدہ اشتہارات کی مالیت کیا ہے، نیز اخبارات کی Ranking سے متعلق اپنائے گئے طریقہ کار کی وضاحت بھی کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات): (الف) گزشتہ تین سالوں کے دوران جن انگریزی اور اردو اخبارات کو سرکاری اشتہارات دیئے گئے ہیں، ان کی تفصیل لف ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

(ب) جن اخبارات کو اشتہارات جاری کئے گئے ہیں، ان کے نام اور جاری شدہ اشتہارات کی مالیت کی

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

نیز اشتہارات پالیسی 2018ء میں اخبارات کے لحاظ سے درجہ بندی کی گئی ہے ۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے، اخبارات کو جو اشتہارات حکومت دیتی ہے، اس حوالے سے سوال کیا ہے اور لسٹ مانگی ہے، فہرست انہوں نے دے دی ہے، فہرست کے اندر کافی Disparity اور Discrimination ہے، کچھ اخبارات کو بہت زیادہ اشتہارات ملتے ہیں، کچھ کو کم ملتے ہیں، اس سے لگتا ہے کہ کوئی پالیسی نہیں ہے، پالیسی بھی انہوں نے Attach کی ہے لیکن مجھے منسٹر صاحب In short بتادیں کہ وہ ایک اخبار کو زیادہ اشتہارات کس بنیاد پہ دیتے ہیں، کسی کو کم کس بنیاد پہ دیتے ہیں؟ یہ جو پالیسی ہے وہ تھوڑی Explain کریں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, respond.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: تھینک یو جناب سپیکر، عنایت اللہ صاحب نے جو بات کی ہے، ایک تو ان کے سوال کا بڑا تفصیل سے جواب ڈیپارٹمنٹ نے دے دیا، یہ بھی ہم نے بتادیا کہ کن اخبارات کو یقیناً جو ABC certified اخبارات ہوتے ہیں، ان میں پھر Categorization ہوتی ہے۔ یہاں پہ ہمارے ایکس انفارمیشن منسٹر بھی ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب، بابک صاحب ہیں، یہی Criteria ہوتا ہے کہ ایک تو سرکولیشن ABC certified اور ایک پراونشل میڈیا لسٹ ہے، ٹھیک ہے یہ تین شرائط کے بعد ہمارے پاس جو اشتہارات آتے ہیں وہ مختلف ڈیپارٹمنٹس کی جانب سے آتے ہیں، اس میں بھی پھر Ceiling ہے کہ کس اماؤنٹ تک کن اخبارات میں جائے گی؟ جیسا کہ مثال کے طور پر دس لاکھ روپے تک اگر کوئی ٹینڈر ہے یا کوئی اشتہار ہے تو وہ دو مقامی اخبارات میں جائے گا، تین کیٹگریز کے اخبارات ہیں، ایک پراونشل، ایک نیشنل اور ایک Obviously national plus international، ان کا یہی فارمولہ ہوتا ہے، ایک سکروٹنی کمیٹی ہوتی ہے جس کو سیکرٹری انفارمیشن لیڈ کرتے ہیں، پراونشل میڈیا لسٹ کے حوالے سے اور ہمارا ایک انفارمیشن کا رجسٹرار آفس ہے جو ساروں کو Maintain رکھتا ہے، ہر

اخبار کی Monthly circulation جو ہے وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ شیئر ہوتی ہے، اس کے بعد ان کو Accordingly allocate ہوتے ہیں۔ جو انہوں نے بات کی ہے، اس کو ہم نے ایڈریس کیا ہوا ہے، ایک تو Emerging social media آپ کو پتہ ہے کہ آگیا ہے، اس طرح کے اور ہمارے میڈیم میگزین جو ہیں وہ Over the period نہیں تھے، ہمارے ایڈورٹائزمنٹ پالیسی میں، اس کے علاوہ جو ریڈیو ہے اس کا پورا ایک میکینزم ضروری تھا انگلش اخبارات کا، انگلش میگزین کا، ہم نے ان چیزوں کو یا جو سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ہیں، فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام، ان کو بھی ہم نے اپنی Updated policy میں ڈالا ہوا ہے، Over the period جتنی Suggestions اس سائیڈ سے یا اس سائیڈ سے آچکی ہیں، وہ ہم نے Incorporate کی ہوئی ہیں، ان شاءاللہ بہت جلد یعنی Within next or after that کابینہ کے اجلاس میں اس کی منظوری آجائے گی، نئی ایڈورٹائزمنٹ پالیسی، 2018ء کی ایڈورٹائزمنٹ پالیسی کے تحت یہ سارے اشتہارات دے دیئے گئے ہیں، حکومت کے پاس یہی Tool ہے کہ ہم سپورٹ کر رہے ہیں، ہماری جو نیوز پیپر انڈسٹری ہے، آپ کو پتہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر سے نیوز پیپر انڈسٹری کو یا پرنٹ انڈسٹری کو اتنی زیادہ Facilitation نہیں ملتی، ہم نے جرنلسٹ کی پروٹیکشن کو بھی Ensure کرانا ہے، جہاں پہ ایمپلائز ہیں، ہم نے اپنی نئی پالیسی میں ایمپلائز کا بھی خیال رکھا ہوا ہے کہ وہ جو میڈیا ورکرز ہیں، ان کے Rights کو ہم Secure رکھ سکیں، میڈیا اور اخبارات کے جو Owners ہیں، ان کے Rights کو ہم Ensure رکھ سکیں، یہ All inclusive ایک نئی پالیسی ہم لے کر آرہے ہیں لیکن موجودہ جو ایڈورٹائزمنٹ پالیسی ہے، اس کے تحت تقریباً ڈیڑھ ارب روپے تک اس پچھلے تین سال میں ہم اشتہارات کی مد میں مختلف اخبارات کو دے چکے ہیں۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جو Top three اخبارات ہیں جن کو سب سے زیادہ اشتہارات ملے ہیں، ان کے نام اور جتنے اشتہار ملے ہیں وہ بتادیں، بس اس پہ پھر میں آگے اس کو Push نہیں کروں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کامران بنگش صاحب۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات</u>: 2018, 19, 20ء ان کے "آج" پشاور، ایبٹ آباد، "ایکسپریس پشاور"، "مشرق پشاور" یہ تین جو ہیں بڑے، چار جو ہیں بڑے اخبارات ہیں۔ اس کے علاوہ لسٹ میں ہے،

آپ کو میں بتاتا ہوں، "آج پشاور" کو تقریباً 26 کروڑ روپے کے اشتہارات آچکے ہیں، "آج ایبٹ آباد" کو تقریباً دو کروڑ 47 لاکھ کے۔ اس کے علاوہ اگر یہ Insist کر رہے ہیں تو میں بتا دیتا ہوں 36 نمبر پہ "مشرق پشاور" کو تقریباً 28 کروڑ روپے کے اشتہارات جا چکے ہیں، "ایکسپریس پشاور" کو تقریباً سات کروڑ 91 لاکھ روپے کے اشتہارات جا چکے ہیں، یہ ساری ڈیٹیل جو ہے لسٹ میں Provided ہے، ان کے پاس بھی Available ہے، "سرحد پشاور" کو بھی جا چکے ہیں، "آواز"، "صبح" پشاور، مردان سے جو ریلیز ہوتا ہے، اسی طرح اسلام آباد کے جو اخبارات ہیں ان کو بھی جاتے ہیں، "نوائے وقت"، "اوصاف"، "بزنس ریکارڈر"، "ڈان اسلام آباد"، "ایکسپریس ٹریبیون"، "دنیا"، "جنگ نیوز" یہ ساری ڈیٹیل Available ہے۔ اگر ان کے پاس نہیں ہے تو کمپیوٹر سسٹم پہ بھی Available ہے، آپ دیکھ لیں، اگر ان کو پھر بھی کوئی اعتراض ہے، ہم یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عنایت اللہ خان صاحب، امید ہے آپ جواب سے مطمئن ہونگے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: تفصیل یعنی انفارمیشن سے میں مطمئن ہوں اور جو پالیسی ہے، اس کو Follow نہیں کیا جا رہا، اس پہ میں سچی بات یہ ہے کہ میں تو اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اخبارات کے اشتہارات حکومتیں ہمیشہ Link کرتی ہیں کہ حکومت کو Coverage کتنی ملتی ہے، کونسا اخبار زیادہ وہ کرتے ہیں، اس سے اگر De link کی جائیں یہ چیزیں، میڈیا کو Independent reporting کا موقع ملے گا، یعنی میرے کوئسچن کا بنیادی مقصد یہی ہے، میں جواب سے بالکل اس لحاظ سے مطمئن ہوں کہ انہوں نے مجھے ڈیٹیل فراہم کی، میں نے تفصیل مانگی، انہوں نے تفصیل مجھے دے دی ہے، میں نے Ranking مانگی ہے کہ آپ بتا دیں کہ کس کس اخبار کو کتنے پیسے آپ نے دیئے ہیں؟ انہوں نے فراہم کئے، البتہ میں یہ چیلنج کرتا ہوں کہ پالیسی کو Follow نہیں کیا گیا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 13242، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

* 13242 _ <u>جناب سردار حسین</u>: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ عبیداللہ شہید ڈگری کالج زنانہ طوطالئی کی عمارت کی تعمیر کا ٹینڈر کب ہوا، نیز مذکورہ کالج کی عمارت کب تک مکمل ہوگی، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات)</u>: (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ عبیداللہ شہید ڈگری کالج (زنانہ) خیلے کلے میں واقع ہے لیکن اس کالج کا نام گورنمنٹ گرلز کالج خدو خیل

ہے جو کہ ضلع بونیر میں زیر تعمیر ہے، جس کے لئے ٹینڈر فروری 2018ء میں ہوا تھا اور اس کی تعمیر کے تکمیل کا مالی سال 22-2021ء ہے جس کا تقریباً 89 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے، یہ امید کی جاتی ہے کہ کالج ہذا میں تعلیمی سرگرمیاں آئندہ تعلیمی سیشن 2022ء سے شروع کی جائیں گی۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب، د کالج په حواله باندې ما تپوس کړے دے، زمونږ علاقه کښې کالج دے، هغه کله ټینډر شوے دے او ډیویلپمنټ کار ئے کوم ځائې ته رسیدلے دے؟ سسټم کښې لږه مسئله ده۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بابک صاحب، لکه چې هغه خپل سوال هم د رنه هیر دے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: نه سسټم Slow دے، شوکت صاحب، مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے پوچھا ہے کہ کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ عبید اللہ شہید ڈگری کالج زنانہ طوطالئی کی عمارت کی تعمیر کا ٹینڈر کب ہوا ہے، نیز مذکورہ کالج کی عمارت کب تک مکمل ہو گی؟ تفصیل دوئ ماته راکړے دے او جواب ئے هم راکړے دے، زه به دا ریکویسټ کوم چې څومره زر دا کالج کمپلیټ شی، هغه علاقه کښې کالج نشته دے او کالج کمپلیټ دے، ان شاءاللّٰه Ninety percent complete دے خو چې څومره زر اوشی نو مهربانی دې اوکړی۔

<u>میاں نثار گل</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: هم دې سره Related سوال دے ځکه چې میاں نثار گل صاحب ته سپیکر صاحب تیر ځل وئیلی وو چې کوم د دې کالج حوالې سره خبره وی، Related وی نو سپلیمنټری تاسو کولے شئ خو که تاسو د بلې علاقې او د بل ځائې ډگری کالج خبره کوئ نو هغوی Preparation نه وی کړے نو هغوی هغه تیاری نه وی کړی نو په هغې خبره نه شی کیدے۔

<u>میاں نثار گل</u>: ډگری کالجز باندې، ډگری کالجز متعلق زه کوئسچن کوم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه، پوهه نه شوې، ګورئ رولنګ ئے ورکړے وو دې باره کښې، که ستاسو دا کوم کوئسچن دے، د دې ډگری کالج باره کښې تاسو خبره کوئ نو سپلیمنټری کولے شئ خو که تاسو د بل ډگری کالج یا د بل ځائې خبره کوئ نو بیا

Proper Question راوړئ، د هغې جواب به بيا هغوی د رکړی، ځکه چې په هغې باندې تياری نه ده شوې۔

میاں نثار گل: سر، عرض مو دا دے، زما عرض دا دے چې ډگری گرلز کالج په صوبه کښې چې چرته وی، کوئسچن چې راشی، بلډنگ چې کمپليټ وی نوپکار ده چې مونږ منسټر صاحب نه د هغه موقعې فائده واخلو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو څنګه چې بابک صاحب سوال راوړو، هغه رنگ تاسو خپل کوئسچن راوړئ، تپوس اوکړئ پکښې ځکه چې ما هم دا اووئيل چې د هغې باره کښې ئے رولنگ ورکړے دے۔

میاں نثار گل: سر، دا مونږ له مخکښې منسټر صاحب ايشورنس راکړے دے او بيا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم واطلاعات: سر، میں ایک تو بابک صاحب نے جو کوئسچن پوچھا، بالکل تقریباً80 فیصد سے زیادہ اس کے اوپر کام کمپلیٹ ہو چکا ہے، ہم ان شاء اللہ اگلے اکیڈمک ایئر سے Next year اگست کے بعد اس کو Fully functional کردیں گے۔ دوسرا، میاں نثار گل صاحب جس کالج کی بات کر رہے ہیں، بانڈہ داؤد شاہ، وہاں پہ ہم نے عملہ تعینات کر دیا ہے، وہاں پہ ایڈمیشن سٹارٹ ہے، وہاں پہ ہم نے قریبی کالجز سے Make shift arrangement کر لیا ہے، آپ کو علم ہے کہ 1900 لیکچرز کی تعیناتی عمل میں آئی ہے، وہ پبلک سروس کمیشن سے Regularly ایک Chain آ رہی ہے، بانڈہ داؤد شاہ کالج کی جو آپ بات کر رہے ہیں، ان شاء اللہ اس میں کلاسز بہت جلد سٹارٹ ہو جائیں گی، ایڈمیشن سٹارٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 13272، جناب بہادر خان صاحب۔

* 13272 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر لوئر میں دکانداروں نے آٹے کی خود ساختہ قیمتیں مقرر کی ہیں؛

(ب) حکومت ضلع دیر لوئر کو روزانہ کے بنیاد پر گندم، آٹے کا کتنا کوٹہ دے رہی ہے، اس میں حلقہ PK-16 کا کتنا حصہ ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر خوراک) جواب (وزیر محنت وافرادی قوت نے پڑھا): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے، ضلع دیر لوئر میں سرکاری آٹا بیس کلو تھیلہ سرکاری ریٹ 860 روپے مقرر ہے جبکہ سستا بازار میں سرکاری ریٹ 850 روپے فی تھیلہ مقرر ہے۔ ضلع دیر لوئر میں منتخب شدہ ڈیلرز کے ساتھ روزانہ کی بنیادوں پر دستیاب ہے، ہر ڈیلر سرکاری آٹا رجسٹر میں فروخت کنندہ کی پوری تفصیل درج کرواتا ہے، پورے ملک میں گندم ریٹ قدرے زیادہ ہونے کی وجہ سے کھلی مارکیٹ میں دوسرے صوبوں سے آئی ہوئی گندم اور آٹا مہنگے داموں فروخت ہو رہا ہے، تاہم حکومت کی جانب سے بروقت پاسکو اور بیرونی ملک سے درآمد کی گئی گندم کی وجہ آٹے کا نرخ کھلی مارکیٹوں میں بیس فیصد سے پچیس فیصد کم ہو کر 1350 روپے سے 1100 روپے بیس کلو گرام تک آ گیا ہے۔

(ب) ضلع دیر لوئر کو روزانہ کی بنیاد پر 196 میٹرک ٹن گندم/آٹے کا کوٹہ ملتا ہے، 196 میٹرک ٹن سے کل 7154 (بیس کلو) تھیلے بنتے ہیں، PK-16 حلقے کے حساب سے 1548 (بیس کلو) تھیلے بنتے ہیں اور یہ حلقہ PK-16 کو روزانہ کی بنیاد پر ملتا ہے۔

جناب بہادر خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، ما وزیر خوراک باندې کوئسچن کړے دے، دا پروسرکالنے کوئسچن دے نو هغه سرکال پکښې هم رالیږلے دے او پروسرکال ئے هم رالیږلے دے، پروسرکال کښې ئے هم غلط بیانی کړې ده او دا سرکال چې دے، اوس په دیکښې ئے هم غلط بیانی کړې ده۔ په دې اخره کښې وائی چې 1548 تهیلئ مونږه په PK-16 کښې ورکوؤ، په دې اخره کښې ئے دا لیکلی دی، 1548 نه چې 500 هم نه ورکوی، دا ئے هم غلط بیانی کړې ده، ما تپوس کړے دے څکه زه دا وینا کوم۔ بل دا ریټ دے نو پروسرکال 850 دے، وائی چې پروسر کال مونږه په سرکاری ریټ 850 باندې ورکولو او سرکال ئے په 1100 باندې، 1300 پرائیویټ ریټ دے، 1400 روپئ پرائیویټ دے او اوس چې دوئ ورکوی نو دا تقریباً څه دوه درې سوه تهیلئ ورکوی چې هغه د دې حلقې څلور څلور نیم لکهه آبادی ده، په دې باندې دا د دوئ د زکواۃ هم نه کیږی، نو زه دا درخواست کوم منسټر صاحب ته چې دا کمیټئ ته حواله کړی څکه دا خو د خیټې خبره ده، د رزق خبره ده، په دې باندې صحیح تفصیلی بحث اوشی او هغه هومره سرکاری تهیلئ هغوی ته ملاؤ شی، اوس څکه 1100 او 1300 او د 1400 او دا ډیر لوئے فرق دے، د غریب سړی دا دوه درې سوه روپئ د مهنګائی په

حالت کښې دا ډېر ځیږدے ، پکار ده چې دا مونږه کمیټئ ته او یا داسې منسټر صاحب خبره اوکړه، دا ډیپارټمنټ مونږه رااوغواړو او په تفصیل په دې باندې خبره اوکړو چې دا د هغه خلقو په سرکاری ریټ ځومره د دوئ ضرورت پوره کیږی، هغه یقینی شی، دا رسائی ورته یقینی شی، د هغې د پاره ریکویسټ کوم۔
Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): جناب سپیکر صاحب، بهادر خان صاحب سینئیر رکن هم دے او د دوئ مونږه عزت هم کوؤ، بالکل د ډیپارټمنټ خو دا ده چې دا کوم تفصیل ئے راکړے دے ، د 1500 نه زیات روزانه تهیلئ هغه ورکوی، 196 میټرک ټن چې دے دا پوره ضلعې ته ورکوی او د هغې نه تقریباً دا 7154 تهیلئ جوړیږی، PK-16 چې دے د هغې 1548 تهیلئ جوړیږی بیس کلو، اوس Suppose که دوئ دا وائی چې دا زه د دې نه مطمئن نه یم او دا غلط بیانی کوی نو دا د دوئ په خوښه چونکه دوئ کیمټئ ته لیږل غواړی، مونږه ئے کمیټی ته هم لیږلے شو، که تاسو وایئ چې ډیپارټمنټ سره کښینو نو ډیپارټمنټ سره هم کښینولے شم ځکه چې مونږه پوره کوشش کوؤ چې دا د خوراک ښناک چې کوم ځیزونه دی دا خلقو ته اورسی او چې کوم ګورنمنټ ریلیف ورکول غواړی، د هغه ریلیف نه خلقو ته فائده اورسی۔ فرض کړه مینځ کښې دوئ ته دا فائده نه رسی او دوئ دا ګڼړی چې مونږه سره زیاتے کیږی نو زه بالکل کمیټئ ته لیږلو ته هم تیار یم او که ډیپارټمنټ سره کښینی هم تیار یم۔
جناب ڈپٹی سپیکر: بہادر خان۔
جناب بہادر خان: زه ئے شکریه ادا کوم او کمیټی ځکه ښه ده چې په هغې کښې به ټول ډاکیومنټس، ټول ریکارډ به راشی، په دیکښې به د ټول ریکارډ پته اولګی خو د کمیټئ دا مطلب نه دے چې سږکال مونږه کمیټئ ته حواله کوؤ او کال پس به کمیټی راغواړی، د خدائے په خاطر دا د ایمرجنسی او د خیټې خبره ده، د رزق خبره ده، اوس خلقو ته تکلیف دے ، په هفته نیمه کښې چې تاسو کمیټی رااوغواړئ، بالکل دا کمیټئ ته چې اولیږی، زه پرې خوشحاله یم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب، دا دوئ چې د کوم بل Option درکړو نو دا به زه وایم چې دا به بهتر وی، ډیپارټمنټ سره کیدے شی۔ شوکت یوسفزی صاحب، اذان کیږی۔

(عصر کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب، هغوی۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: ما دا وئیل چې دوئ وائی چې په هغې کښې ټائم لګی نو ډیپارټمنټ سره مو دستی کښېنولے شو، که دوئ د هغې نه مطمئن کیږی، ځکه هلته به هم ډیپارټمنټ راځی، جواب به ورکوی نو که تاسو وایئ نو زه ډیپارټمنټ ته به اووایم، دوئ سره به کښېنی، څنګه چې تاسو ته مناسب ښکاری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بهادر خان صاحب۔

جناب بهادر خان: که کمیټی وی او که ډیپارټمنټ وی، زما دا مسئلې دې حل کړی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده جی۔

جناب بهادر خان: چې یقینی او عملی صحیح حل ئے رااوځی او دې خلقو ته صحیح رسائی اوشی۔ یو بل ریکویسټ مو کولو، بیا خدائے خبر مونږه ته ټائم راکوئ که نه، او هغه هم په زراعت کښې دے، اوس مونږ زمیندار خلق یو، د تخم مسئله ده، هلته کښې تخم راغلے دے او یو من تخم هغه هم په دومره تکلیف سره او سبسډی په دې وخت نه ورکوی، پکار ده چې هغه سبسډی په دې وخت دوئ کټ کوی او خبره دا ده، زمیندار له تخم ورکوی یو من ورکوی، پکار ده چې دوه منه ورکړی، درې منه ورکړی او سبسډی په دې وخت کښې چې دا دوئ کومه یادوی، دا ترې په دې وخت کښې کټ کړی او ورله ئے ورکړی، هغه هم د سرې نه او هغه هم د تخم د غنمو نه او هلته صرف یو من یوه بورئ ورکوی، هغه هم نغدې پیسې ترې جمع کوی، نو زمیندار سره چرته دی او سبسډی به کله راځی نو بیا خو یقینی ده او دا مو هم درخواست کولو چې کم ازکم په دې باندې هم څه غور اوکړے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بهادر خان صاحب، تاسو به شوکت یوسفزی اوس ډیپارټمنټ سره کېښینئ او چې ستاسو څه خدشات وی هغه به حل کړی، ان شاءالله۔ دوئ ډیپارټمنټ سره کېښینوئ جی۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دوئ د Seeds خبره اوکړه نو دا هسې وایم، دا Already وزیر اعلیٰ صاحب یو ډیر زبردست پراجیکټ اوس شروع کیدو والا دے، مختلف زمونږ چې څومره ډسټرکټس، Far-flung areas دی، مونږه دا غواړو، د ایګریکلچر چې کوم آئټمز دی، فوډ آئټمز دی، دا مونږه Increase کړو او د هغوی فصل زیات کړو، په هغې Already ډیر ښه پراجیکټس رارواں دی او په هغې کښې ان شاءالله تعالیٰ ستاسو دیر هم شامل دے۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

12790 _ جناب صلاح الدین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے مطابق ایک کالج میں دو بہن بھائیوں میں سے ایک کی فیس معاف یا کم ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا مذکورہ پالیسی اسلامیہ کالج اور ایڈورڈز کالج پر قابل اطلاق ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب کامران خان بنگش (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ اسلامیہ کالج پشاور میں دو یا زیادہ بہن بھائی جب زیر تعلیم ہوں تو جو بھی اعلیٰ جماعت میں زیر تعلیم ہوگا تو وہ پوری ٹیوشن فیس ادا کرے گا، دوسرا آدھی فیس ادا کرے گا۔ ایڈورڈز کالج نے 2020-21ء کے بجٹ میں تقریباً ایک کروڑ روپے فنانشل ایڈ کے زمرے میں مستحق طلباء کے لئے مختص کئے ہیں، اس بجٹ کو مستحق طلباء میں تقسیم کیا گیا، اسی بجٹ کے حصے میں ہی اگر کوئی دو مستحق بہن بھائی زیر تعلیم ہوں تو ان کو فیس میں رعایت دی جاتی ہے، البتہ مکمل فیس معافی کی پالیسی نافذ العمل نہیں ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ آئٹم نمبر 3۔ یہ چھٹی کی درخواستیں کچھ آئی ہیں: جناب فیصل امین گنڈا پور صاحب منسٹر، 9 نومبر، نواب زادہ صلاح الدین صاحب، ایم پی اے 9 نومبر، جناب محمد نعیم خان صاحب

ایم پی اے، 9نومبر، جناب اکرام گنڈاپور صاحب ایم پی اے، 9نومبر، جناب محمد ابراہیم خان صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، محترمہ ستارہ آفرین صاحبہ، ایم پی اے، 9نومبر، جناب شہرام ترکئی صاحب، منسٹر، 9نومبر، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، جناب محمد دیدار خان صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، جناب محمد ریاض خان صاحب، مشیر، 9نومبر، محترمہ بصیرت خان صاحبہ، ایم پی اے، 9نومبر، جناب محمود احمد بٹنی صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، جناب رنگیز احمد صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، جناب سردار رنجیت سنگھ صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، محترمہ ثومی فلک ناز صاحبہ، ایم پی اے، 9نومبر، جناب عاقب اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، جناب ملک شاہ محمد وزیر صاحب منسٹر، 9نومبر، جناب افتخار مشوانی صاحب، ایم پی اے، 9نومبر، جناب آصف خان صاحب ایم پی اے، 9نومبر۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted. Item No. 6. Adjournment motions.

دا آئٹم نمبر 6 دے، دا د هغې نه پس بيا تاسو اوکړئ۔ جی عارف احمد زئی صاحب۔

جناب محمد عارف (معاون خصوصی، معدنیات و معدنی ترقی): شکریه جناب سپیکر صاحب، په ایجنډا باندې د مائنز اینډ منرلز ډیپارټمنټ یو Bill دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

معاون خصوصی، معدنیات و معدنی ترقی: زما ریکویسټ دے چې په هغې باندې څه ضروری ډسکشن پاتې دے، که د نن د پاره دا د ایجنډې نه ډیفر شی، Next چې راشی، نو ستاسو مهربانی به وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده، دا به د Next day د پاره ډیفر کړو۔

معاون خصوصی، معدنیات و معدنی ترقی: تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا نن د پاره ډیفر شو۔

تحاریک التواء

Mr. Deputy Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Inayatullah Khan, MPA, adjournment motion No. 354. Mr. Sirajuddin, MPA, adjournment motion No. 355. Ms. Humaira Khatoon, MPA,

adjournment motion No. 356. Ms. Naeema Kashwar, MPA, adjournment motion No. 363. Mr. Ikhtiar Wali Khan, MPA, adjournment motion No. 365. Mr. Akram Khan Durrani Sahib, adjournment motion No. 370.

یہ تمام ایڈ جر نمنٹ موشنز جو ہیں، مہنگائی اور پٹرول سے Related ہیں۔ اچھا یہ اور بھی آئی ہیں، یہ نعیمہ کشور صاحبہ تو آ گئی ہیں، یہ اختیار ولی صاحب کی ہو گئی ہے، اکرم خان درانی صاحب کی بھی ہو گئی ہے، انہوں نے کہا ہے، شگفتہ ملک صاحبہ کہہ رہی ہیں، ان کی بھی ہے، یہ تمام جو ہیں Identical ہیں، یہ مہنگائی سے متعلق، سب کو ہم ابھی لے لیتے ہیں، اس کی منظوری کے بعد اس پہ ڈیٹیل ڈسکشن کر لیتے ہیں، اگر ایک ایک بندہ کہے گا تو اس پہ بھی ٹائم لگے گا، ایک ایڈ جر نمنٹ موشن ایک ہی پیش کر دیں تو اس کو ہم منظور کر کے ڈیٹیل ڈسکشن کر لیں گے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: متعلقہ ہر ایک کے Contents different ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وہی میں کہہ رہا ہوں کہ Different ہیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: Contents different ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: دیکھیں، تمام پٹرولیم، خوراک، بے روزگاری، ادوایات سب اس میں مختلف ہیں، سب اس پہ بات کر لیں، سب پہ بات کر لیں۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: ٹھیک ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سب پہ بات کر لیں، میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the adjournment motions, moved by the honorable Members, may be adopted for detailed discussion in the House under rules 73 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, today? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it.

اختیار ولی خان صاحب نے پیش کی تھی، وہ سب ڈیٹیل ڈسکشن کے لئے اس پہ بات کرتے ہیں، وہ ہاؤس سے Approve ہو گئی ہیں، سب اس پہ بات کر سکتے ہیں، اس لئے میں نے ہاؤس سے منظور کی ہیں کہ یہ Identical ہیں، سب ہو گئی ہیں۔ اچھا ایک منٹ، عنایت اللہ خان صاحب، دیکھیں وہ ٹائم گزر گیا ہے، جب منظور ہو گئیں تو پھر اس پہ آپ نے بات کرنی ہے، میں نے پہلے ہاؤس کو بتا دیا ہے، ہاؤس نے اس کی

Approval دے دی ہے، ابھی اس پہ ڈیٹیل ڈسکشن ہو گی، ایجنڈے پہ ہے، ابھی ایجنڈے پہ اس کو ہم لے رہے ہیں، ان سب کو آج ایجنڈے پہ لے رہے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: 'Call Attention Notices': Sardar Muhammad Yousaf Zaman, MPA, to please move his call attention notice No. 2106.

سردار محمد یوسف زمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ جنگلات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع مانسہرہ سرن ویلی، کونش ویلی، بالاکوٹ اور خیبر پختونخوا کے دیگر اضلاع میں محکمہ جنگلات نے گھریلو استعمال کے بالن وغیرہ کی لکڑی پر اور مال مویشی چرانے پر مکمل پابندی لگائی ہے جس کی وجہ سے وہاں کے مقامی لوگوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے، آنے والے موسم سرما کی وجہ سے انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، حکومت مذکورہ پالیسی پر نظر ثانی اور متبادل انتظام کرے تاکہ عوام میں پائے جانے والی بے چینی ختم ہو سکے۔

جناب سپیکر، میں اس سلسلے میں تھوڑی سی تفصیل بھی بیان کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ جس طرح ان جنگلات چاہے وہ Reserved forests ہیں، چاہے وہ گزارا جات ہیں، صدیوں سے لوگوں کے وہاں پر جو نزدیک ترین آبادیاں ہیں، وہ بالن وہاں سے استعمال کر رہے تھے، وہ اپنے مکانات تعمیر کرنے کے لئے لکڑ استعمال کر رہے تھے، کیونکہ وہاں سے مارکیٹ بہت دور دراز ہے، اس کے ساتھ ہی جو مال مویشی، ان کے کئی عرصے سے، صدیوں سے وہاں پر جو گھاس چراتے تھے، اس وجہ سے چراگاہ بھی تھیں لیکن حکومت نے فوری طور پر جو پابندی لگائی ہے جس سے وہ انتہائی مشکلات کا شکار ہیں اچانک فوری طور پر پابندی لگانے سے، جبکہ متبادل کوئی انتظام نہیں کیا گیا، حکومت جو بھی پالیسی بناتی ہے، پہلے وہاں جو لوگ متاثر ہوتے ہیں، Affect ہوتے ہیں تو ان کے لئے پہلے انتظامات کئے جاتے ہیں جبکہ یہ جنگلات چاہے ہزارہ ڈویژن میں ہیں، چاہے وہ ملاکنڈ ڈویژن میں ہیں، مختلف علاقوں میں اس وقت کے جو واجب الارض ہے، واجب الارض میں باقاعدہ ان مقامی لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے، خاص طور پر جو وہاں پر بالن یا وہ تعمیر کے لئے لکڑ استعمال کی جاتی ہے، پرمٹ کا حق بھی دیا گیا ہے اور گھاس چرائی کے پرمٹ کا حق بھی دیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بالن کا بھی لیکن ابھی جو حکومت نے ہدایات دی ہیں، محکمہ فارسٹ نے جو ہدایات دی ہیں، بغیر کسی انکوائری کے فوری طور پر جرمانہ بھی کیا جاتا ہے، میرے حلقے میں مانا گچہ نامی جگہ ہے، پچھلے مہینے

وہاں پر ایک شخص بالن لا رہا تھا، اس کو تقریباً ستر (70) ہزار روپے جرمانہ کیا ہے، ایک غریب شخص کے لئے ستر (70) ہزار روپے جرمانہ بہت ہی زیادہ ظلم و زیادتی ہے کیونکہ وہ ادا ہی نہیں کر سکتا، جبکہ ان دیہاتی پہاڑی علاقوں جہاں نہ نیچرل گیس ہے، نہ دوسرا قسم کا کوئی انتظام ہے سلینڈر وغیرہ کا، تو صرف اور صرف وہاں پہ تو یہی لکڑ پر گزر اوقات ہوتا ہے، ابھی جو موسم سرما آ رہا ہے، کوئی متبادل انتظام نہیں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> محکمہ اس طریقے سے جو جرمانہ کر رہا ہے، لوگوں کے خلاف ایف آئی آر کر رہا ہے، یہ بہت بڑی زیادتی ہے، اس کے خلاف باقاعدہ پالیسی پر نظر ثانی کی جائے۔ میری تجویز ہو گی کہ ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے، چونکہ یہ پورے صوبے سے متعلق ہے، میں تو یہ گزارش کرونگا کہ ہاؤس کی کمیٹی بنائیں یا جو متعلقہ محکمہ ہے، اسی طریقے سے لوکل عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹی بنا کر ایک ایسی پالیسی بنائی جائے تاکہ ان لوگوں کے حقوق کا بھی تحفظ ہو سکے اور جنگلات کو بھی فروغ مل سکے لیکن اس کے بغیر فوری طور پہ یک طرفہ کاروائی کرتے ہوئے جو Fundamental rights کے بھی خلاف ہے، جو متعلقہ لوگوں کے خلاف ایک ظلم ہے، اس وجہ سے اس کا تدارک ہونا چاہیئے، اس پر باقاعدہ کمیٹی بنا کر ان لوگوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ یہی میرا کوسچن تھا جس پر فوری طور غور کیا جائے۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Thank you. Concerned Minister to respond.

شوکت یوسفزئی صاحب، آپ Respond کریں، آپ آپس میں باتیں کر رہے ہیں، یہ فارسٹ کا کال اٹنشن نوٹس ہے۔

<u>وزیر محنت و افرادی قوت:</u> سر، فارسٹ کا جہاں تک تعلق ہے، انہوں نے ایک بات کی، یہ تو جو گزارا فارسٹ ہے، زیادہ تر جو علاقے ہیں، وہاں گزارا فارسٹ ہے، اس میں چونکہ یہ Dry windfall اور یہ جو Twigs وغیرہ ہوتے ہیں جو خشک لکڑیاں ہوتی ہیں، جو گر جاتی ہیں، یہ سالوں سال سے یہ سسٹم چلا آ رہا ہے کہ وہ لوگ وہاں وہ استعمال کرتے ہیں، اس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ یہ جو انہوں نے کہا ہے، پابندی صرف اس جگہ پہ ہے جہاں پہ بلاکس بنے ہوئے ہیں، جہاں پہ پودے جس کو کہتے ہیں، تو جو نئے پودے ہوتے ہیں ان کے لئے انہوں نے وہ پابندی لگائی ہے کہ وہاں کسی جانور کو بھی نہ چھوڑیں، کسی انسان کو بھی نہ چھوڑیں تاکہ جو نئے پودے ہیں ان کو نقصان نہ پہنچے۔ باقی جو سسٹم چلا آ رہا ہے، ہمارے حلقوں میں بھی یہ کوئی نئی بات تو نہیں کہ جہاں نگہبان ہوتے ہیں، وہ روکتے ہیں، ان کو جو نئے علاقے ہوتے ہیں، جو پرانے علاقے ہیں، جہاں پہ پرانی لکڑیاں ہیں، جس طرح میں نے کہا کہ خشک لکڑیاں ہوں، Windfall

کی ہوں یا Twigs وغیرہ ہوں، اس پہ کوئی پابندی نہیں ہے، اگر وہاں اس چیز پر پابندی ہے تو مجھے بتائیں، میں ابھی ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دیتا ہوں، Otherwise ڈیپارٹمنٹ سے میں نے پوچھا ہے کہ وہاں سردیاں ہوتی ہیں، لوگوں کو تکلیف ہوگی، جلانے کے لئے لوگ وہاں لکڑی استعمال کرتے ہیں، ان کے جانور جو ہوتے ہیں وہ بھی اسی سے استفادہ کرتے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ جو روٹین کے جنگلات ہیں، ان پہ کوئی پابندی نہیں ہے، صرف ان جگھوں پہ جہاں پہ نئے پودے اگائے جاتے ہیں، ان کی Protection کے لئے نگہبان مقرر ہیں، وہ ایریا ہم Protect کر لیتے ہیں، باقی اگر کوئی مسئلہ ہے تو ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہیں، میں ابھی ان کی ان سے بات بھی کرا دیتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ کا نہیں، دیکھیں جی، آپ کا کال اٹنشن۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ، آپ کافی Senior Politician ہیں، آپ کو سب معلوم ہے، آپ نے کال اٹنشن نوٹس پیش کیا ہے، ان کے نوٹس میں آگیا ہے، وہ آپ کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھا دیں گے، آپ کا جو مسئلہ ہے وہ حل کر دینگے۔ وہی میں کہہ رہا ہوں، سردار صاحب، آپ مجھ سے Senior Politician ہیں، یہ کال اٹنشن ہے، کال اٹنشن نوٹس اس لئے ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کے نوٹس میں ایک بات لانا، آپ نے بات کی، انہوں نے سنی، اگر اسی طرح ہم ڈیبیٹ کرتے رہیں، آپ ایک بات کرینگے اور وہ دوسری بات کرینگے، یہ چلتا رہے گا۔ دوسری جو ایڈجرنمنٹ ہے جو کافی Important ہے، اس پہ بات ہوگی۔ سردار صاحب آپ کی، شوکت یوسفزئی صاحب، ان کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھائیں اور یہ بات کرلیں۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Mr. Sirajuddin, MPA, to please move his call attention notice No. 2158. (Not present), it lapsed.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آئٹم نمبر 9 اور 8 میں منسٹر عارف احمد زئی صاحب نے ریکویسٹ کی تھی تو اس کو Next agenda کے لئے ڈیفر کر دیا گیا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری جائیداد سے تجاوزات کا خاتمہ مجریہ 2021ء کا زیر غور لایا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Item No. 10 & 11: Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Property Removal of

Encroachments (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker, on behalf of the honorable Chief Minister, I intend to move the Khyber Pakhtunkhwa, Public Property Removal of Encroachments (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Property Removal of Encroachments (Amendment) Bill, 2021 may be taken in consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Ayes',and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 1 to 5 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill: Ms. Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in sub clause (1) of clause 6 of the Bill.

Ms. Nighat Yasmeen Orakzai: Janab Speaker Sahib, thank you very much. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause-6, in sub-clause (1), for full stop occurring after the word "Act", the colon may be substituted and thereafter the following new provisio may be added, namely;

"Provided further that the imprisonment for the repeated offender under this sub-section may extend to five years but not less than three years."

جناب سپیکر، یہ ترمیم میں اس لئے لے کر آئی ہوں کہ جو بار بار اس جرم کاارتکاب کرتے ہیں، ایک دفعہ تو ٹھیک ہے کہ جس نے جرم کا ارتکاب کر لیا لیکن اس جرم کو بار بار ہم Repeated اس کو کہتے ہیں، Offender کہتے ہیں کہ بار بار اس چیز کو دہرانے والے شخص کو پانچ سال تک کی قید کی سزااور جرمانہ کیا جائے لیکن اس ترمیم سے ہٹ کر میں ایک اور بات کہنا چاہو نگی، انہوں نے 0.10 فیصد جرمانہ لگایا ہے، اس میں میں یہ کہنا چاہو نگی کہ ہماری آنریبل عدالتیں جو ہیں، ان پہ اتنا زیادہ کیسز کا بوجھ ہے کہ یہ پندرہ

پندرہ سال تک چلتے رہتے ہیں یا تو اس کے لئے کوئی مخصوص ٹائم رکھا جائے یا پھر اس کے لئے کوئی دو تین چار عدالتیں ایسی ہوں جو اسی کام کے لئے ہوں جو یہ کام منٹوں، سیکنڈوں میں کریں، مطلب یہ ہے کہ مہینے میں، دو مہینوں میں، تین مہینوں میں تاکہ وہ جب جرمانہ دے گا تو وہ بچارہ اپنا حق بھی نہیں لے سکے گا اور نہ ہی گورنمنٹ اس سے وہ پیسے نکلوا سکے گی۔ جس نے بھی اس کو پیش کیا ہے، شوکت یوسفزئی صاحب نے میرا خیال ہے کہ ایک اچھی ترمیم ہے، اس کو اگر Accept کر لیا جائے تو مہربانی ہوگی۔ آپ ادھر ادھر سے پوچھ لیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> جناب سپیکر، یہ ویسے بڑا زبردست ایکٹ ہے، اگر یہ نافذ ہوگا، اس سے پہلے سارا بوجھ آتا تھا ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر انتظامیہ کے اوپر، اب یہ جو ترمیمی بل آرہا ہے، اس کا Main مقصد بھی یہ ہے کہ جتنے ہمارے ڈیپارٹمنٹس ہیں، چاہے وہ پی ڈی اے ہے، چاہے وہ لوکل گورنمنٹ ہے، چاہے دوسرے ہیں، ان میں ایک آفیسر Authorize ہوگا اور وہی آفیسر جو ہے وہ وہی اختیارات استعمال کر سکے گا جو ایک ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر استعمال کرتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ انتظامیہ کے اوپر سے بوجھ کم ہوگا، دوسرا جو انہوں نے امنڈمنٹ پیش کی ہے، میں ان کی تعریف بھی کرونگا کہ اچھی امنڈمنٹ ہے اور بالکل ہم اس کو Accept کرتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ اس کے ساتھ ایگری کرتے ہیں، امنڈمنٹ کے ساتھ ایگری کرتے ہیں؟

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جی سر۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Ok, the motion before the House is that the amendment, moved by the Honorable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that amendment in clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The amended clause 6 stands part of the Bill. Clauses 7 and 8 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clauses 7 and 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that the clauses 7 and 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 7 and 8 stand part of the Bill. Amendment in Clause 9 of the Bill: Ms. Yasmeen Orakzai, MPA, to please move her amendment in clause 9 of the Bill.

Ms. Night Yasmeen Orakzai: Thank you, Mr. Speaker. I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA, to move that in clause 9, in the proposed section 9A, the existing provision may be renumbered as sub section (1), and thereafter the following new sub section (2) may be added, namely;

"(2) A centralized database of encroachers shall be setup by utilizing the resources of NADRA to curb the menace of encroachment and identify the offender of repeat encroachers."

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس ترمیم میں میں نے یہ تجویز دی ہے کہ یہاں پہ تو میں نے NADRA لکھا ہے لیکن بعد میں مجھے خیال آیا ہے کہ NADRA جو ہے چونکہ فیڈرل کے ساتھ آتا ہے، اس میں میں یہ امنڈمنٹ کرنا چاہتی ہوں کہ All sources of government اس کو Utilize کیا جائے اور اس میں تجویز یہ دی ہے کہ جو Repeated offenders ہیں، ان کے لئے ایک الگ Centralized database بنایا جائے تاکہ وہاں پہ جو Repeated offenders ہیں، ان کی شناخت ہو سکے، جو بار بار یہ کام کرتے ہیں، وہ Database سے ہمیں پتہ چل جائے کہ اس میں All sources of government جب Involve ہونگے تو اس میں ہمیں ان Repeated offenders کا پتہ چل جائے گا کہ اس میں ایک جرم وہ بار بار کر رہا ہے، اس Database میں آ جائے گا، ہمیں ان کی شناخت کرنے میں، ان کو پکڑنے میں، یعنی ان کو سزا دینے میں بہت زیادہ آسانی ہوگی، یہ میری امنڈمنٹ کا خلاصہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی(وزیر محنت و افرادی قوت):</u> شکریہ جی، میڈم نے خود ہی کیونکہ NADRA جو تھا وہ ہمارے پاس نہیں تھا، وہ فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے اور شاید وہ مانے یا نہ مانے لیکن انہوں نے خود ہی یہ امنڈمنٹ، کچھ زیادہ ہی ہوشیار ہو گئی ہیں، تو انہوں نے یہ جو NADRA سے گورنمنٹ کا کہا ہے تو بالکل میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ مختلف Sources جو بھی ہیں گورنمنٹ کے، وہ استعمال کئے جائیں اور اس میں چونکہ Already ہمارے پاس ایک وہ بھی ہے جناب سپیکر، جو تھانوں کے اندر ہیں، جو لوگ جرم کرتے ہیں بار بار، ان کا بھی ایک ڈیٹا ہوتا ہے تو جو بھی ڈیپارٹمنٹ جو بھی مناسب سمجھے لیکن جو لوگ بار بار غلطیاں کرتے ہیں تو ان کا ایک ڈیٹا ہونا چاہیے اور بالکل میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور صرف یہ امنڈمنٹ کریں کہ NADRA کے بجائے گورنمنٹ کر دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ ایگری کر رہے ہیں؟

<u>Minister for Labour:</u> All the sources of government.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو جناب سپیکر، آپ کا بھی اور شوکت یوسفزئی صاحب کا بھی کہ انہوں نے اور گورنمنٹ نے بھی مجھ سے اتفاق کیا۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment, moved by the Honorable Member, may be adopted.

اس میں Available resources of the government یہ Word اس کے NADRA کی جگہ یہ Amend کر دیں۔

Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Now, the question before the House is that the amendment in clause 9 stands part of the Bill? Those who are in favor of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The amendment in clause 9 stands part of the Bill. Clause 10 of the Bill: Since, no amendment has been proposed by any honorable Member in clause 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 10 stands part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سرکاری جائیداد سے تجاوزات کا خاتمہ مجریہ 2021ء کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: ‘Passage Stage’: Shaukat Yousafzai Sahib, Minister for Parliamentary Affairs, on behalf of honorable Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Property Removal of Encroachments (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Shaukat Ali Yousafzai (Minister for Labour): Mr. Speaker, on behalf of honorable Chief Minister, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Property Removal of Encroachments (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Property Removal of Encroachments (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Ayes’ and those who are against it may say ‘Noes.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed, as amended.

مجلس قائمہ نمبر 30 برائے بین الصوبائی رابطہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 12: Ms. Naeema Kashwar, MPA, on behalf of Sardar Hussain Babak Sahib, Member of Standing Committee No. 30 on Inter Provincial Co-ordination, to please present the report of the Committee, in the House.

Ms.Naeema Kashwar Khan: On behalf of Chairman, Committee, I beg to present the report of Standing Committee No. 30, on Inter Provincial Co-ordination Department, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands presented. Ms. Naeema Kashwar, MPA, Member Standing Committee No. 30 on Inter Provincial Coordination, to please move for adoption of report of the Committee.

Ms. Naeema Kashwar Khan: On behalf of Chairman, Committee, I wish that the report of Standing Committee No. 30 on Inter Provincial Co-ordination Department (IPC) may be adopted.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 30 on Inter Provincial Co-ordination Department may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Ayes' and those who are against it may say 'Noes'.
Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

تحریک التواء پر بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6. 'Adjournment Motions': Adjournment Motion No. 354, 355, 356, 363, 365, 370.
یہ وہی ایڈ جرنمنٹ موشنز ہیں، ان پہ ڈیٹیل ڈسکشن ہے، اب کون سٹارٹ کر رہے ہیں؟ جی اکرم خان درانی صاحب۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ۔ اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ پورے ملک میں اور خصوصاً خیبر پختونخوا میں حالیہ مہنگائی تاریخ کی بلند سطح پر پہنچ گئی ہے جس کی وجہ سے اشیاء خوردونوش، پٹرولیم مصنوعات اور دیگر زراعتی چیزیں جن میں چینی، آٹا، سبزیاں عوام کی خرید سے باہر ہو گئی ہیں، جس کے نتیجے میں آئے روز غریب عوام اور ملک کے تمام طبقات، مزدور، سرکاری ملازمین، تاجران احتجاج کر رہے ہیں۔ غریب لوگ بچوں سمیت خودکشیاں کر رہے ہیں، حکومت وانتظامیہ مہنگائی کنٹرول کرنے میں ناکام ہے، کوئی پالیسی نہیں ہے کہ مہنگائی کنٹرول کیسے کر سکیں، عوام میں انتہائی غم وغصہ و پریشانی پائی جاتی ہے، لہذا اس پہ بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو پہلے ایڈمٹ ہو چکی ہے۔ درانی صاحب، آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ بحث کریں۔

قائد حزب اختلاف: جی جی ----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ پہلے ہم Adopt کر چکے ہیں، آپ بحث کریں۔

قائد حزب اختلاف: جناب ڈپٹی سپیکر صاحب، ایک تو جناب سپیکر صاحب کا بھی شکریہ، وہ آج نہیں ہیں، آپ کا بھی شکریہ، کہ کل میں نے مہنگائی، بیروزگاری پہ بات کی، لاء اینڈ آرڈر پہ اور حکومت کی طرف سے آپ لوگوں نے بات کی، آج پورے ہاؤس کو ایک موقع دیا کہ اس مسئلے پہ بحث کر لیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ یہاں پر لوگ پسے جا رہے ہیں، عوام بڑی مشکل میں ہے، یہاں پر جو فیصلہ کن لوگ ہیں، ان کا یہ

حال ہے کہ آپ ادھر سے اگر وہ گنیں تو یہ کرسیاں، ان پہ آپ کو کچھ لوگ نظر نہیں آ رہے ہیں، مجھے عجیب سا لگ رہا ہے کہ ان کو اپنے حلقے کے عوام سے جو کہ اس خاص موضوع پہ بات ہو رہی ہے، اور جو مشکلات ہیں، اس لئے زیادہ تر تکلیف جو ہے، وہ گورنمنٹ پہ ہے لیکن میرے خیال میں اپوزیشن کے کچھ ساتھی ہیں، گورنمنٹ کا تو یہ حال ہے، آپ کے سامنے اس پہ مجھے افسوس ہے، بجلی اگر آپ دیکھیں، اس کے ریٹ کو آپ دیکھیں تو وہ اس نہج پر گئی ہے کہ یقین جانیں کوئی بھی بل ادا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ ابھی Line losses بڑھ رہے ہیں، لوگ جو ہیں وہ میٹر میں جتنا بل اس کا آ رہا ہے وہ داخل نہیں کر سکتے، پھر غریب لوگ جو ہیں، ان سے واپڈا والے آ کر ان کے میٹر اتار کر لے جا رہے ہیں، پھر دوبارہ جب اس کو میٹر ملے گا تو پھر اس پہ وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے اس پہ اخراجات ہوئے ہیں، آپ نے وہ جرمانہ بھی ادا کرنا ہے، جتنے اخراجات اس پہ ہوئے ہیں وہ بھی آپ نے ادا کرنے ہیں، نہ ابھی بجلی لوگوں کے بس کی بات ہے کہ وہ اپنے گھر میں، جو مالدار لوگ ہیں وہ تو ابھی سولر کے پلانٹ لگا رہے ہیں، ان کو کوئی تکلیف نہیں ہے، جو غریب طبقہ ہے وہ بیچارے ابھی سردی میں بھی گرمی میں بھی اور لوڈ شیڈنگ جو ہے، وہ اس انداز میں ہے کہ بجلی ہمارے علاقے میں تو ہے ہی نہیں، پورے دن میں صرف نماز کے وقت میں یا دن میں دو گھنٹے بجلی آ جاتی ہے، جس پہ اتنا ہو سکے کہ وہاں پر مسجد میں لوگ وضو کر سکیں، پانی پینے کے لئے استعمال کریں۔ ہمارے اکثر علاقے بارانی بھی ہیں، جہاں پر بہت تکلیف ہے، وہاں پر ایریگیشن سسٹم بھی نہیں ہے، سب سے زیادہ اس سے جو متاثر ہو رہے ہیں وہ ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس ہیں، یہاں پر ہمارا جو پہاڑی علاقہ ہے، اس میں اگر چشمے ہیں لیکن جب بجلی نہ ہو تو وہاں پر بھی نظام درہم برہم ہوتا ہے۔ اسی طرح پٹرول کو اگر آپ دیکھیں تو پورے ملک کے لوگ، ابھی میں نے بنوں فون کیا تھا، 147 پہ پشاور میں ہے، ہمارے ہاں 150 پہ فی لیٹر ہے، اسی طرح مٹی کا تیل، ڈیزل، تو اس پہ گورنمنٹ جو ہے، میں نے اپنے وزیراعلیٰ صاحب کی ٹیلیفون پہ ایک بات سنی، جو وہ کسی کو کہہ رہا ہے کہ عوام کیوں نہیں نکل رہے ہیں؟ مہنگائی اتنی ہو گئی ہے، بیروزگاری اور پٹرول اتنا مہنگا ہو رہا ہے، مجھے حیرانگی ہوئی کہ اس صوبے کا وزیراعلیٰ خود لوگوں کو کہہ رہا ہے کہ سب سے پہلے پی ٹی آئی کے لوگ نکلیں، اس احتجاج میں اگر پی ٹی آئی کے لوگ بھی احتجاج پہ ہیں، اپوزیشن بھی پوری احتجاج پہ ہے، ہم احتجاج کس سے کریں گے؟ وہ اپنی حکومت جو وزیراعلیٰ اس صوبے کا سربراہ ہے، اس سے کریں گے یا اس وزیراعظم سے کہیں گے، اس سے پوچھیں گے کہ وہ کہتا رہا کہ جب پٹرول مہنگا ہو جائے، جب بجلی مہنگی ہو جائے، جب قیمتیں بڑھ جائیں، ڈالر جب

اوپر جائے تو اس ملک کا وزیر اعظم چور ہوتا ہے، ابھی موجودہ حالات میں وہ باتیں بھی ٹی وی چینل پہ چل رہی ہیں، یہ باتیں جو آج کی ہیں وہ بھی چل رہی ہیں، سبزیاں جو ہیں وہ لوگوں کی خرید سے باہر ہیں، سفید فارمی مرغیاں جو لوگ اس کو بھی نہیں خریدتے، دالیں جو ہیں وہ بھی اتنی مہنگی ہو گئی ہیں، ابھی جب ہمیں یہ جواب دیں گے، کچھ لوگ جلدی میں بھی ہونگے، تو یہ سارے کہیں گے کہ یہ جو پہلے حکومتیں گئی ہیں، یہ سارا ان کی طرف سے ہے، لوگوں کو لوٹا ہے لیکن اس وقت یہ کہتے تھے کہ اگر ہمیں دو مہینے بھی ملیں، تین مہینے ملیں، 200 ملین اور 500 ملین ڈالر ہم لے کر یہاں پر آئی ایم ایف کے منہ پر ماریں گے، ابھی آئی ایم ایف کے منہ پہ تو نہیں ہے لیکن وہاں پر منت سماجت ہم کر رہے ہیں، ہم وہاں پر جاتے ہیں، وہاں پر ابھی موجودہ جو ملک کا بجٹ ہے یا صوبے کا ہے، وہ ہم نہیں بنا رہے، وہ سارا بجٹ آئی ایم ایف بنا رہا ہے، ابھی اس صورتحال میں ہمارے سپیکر صاحب نے قوم کو نصیحت کی کہ ایک روٹی کھاؤ، عوام نے قبول کیا کہ ٹھیک ہے، آپ اس صوبے کے سپیکر ہیں، ایک روٹی کھائیں گے لیکن اس ایک روٹی کی قیمت اتنی زیادہ ہو گئی کہ اگر ہم ایک کھاتے ہیں تو پھر وہ جو پہلے روٹی کی قیمت تھی اس سے تین گنا زیادہ ہو گئی ہے، ایک روٹی بھی اس سے بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ صبر کرو، ان شاء اللہ ٹھیک ہوگا، اب لوگوں کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے، علی امین صاحب نے کہا کہ نو دس دانے چینی کم ڈالو، لوگوں نے تسلیم کیا کہ ٹھیک ہے ہم دس دانے کم ڈالیں گے لیکن ابھی چینی چالیس فیصد مہنگی ہو گئی ہے، یہاں پر آپ ریٹس دیکھیں، میرے پاس ہے لیکن میں وہ ریٹ کس طرح بتادوں، چونکہ سب لوگوں کو پتہ ہے، آپ کو پتہ ہے، یہاں پر جتنے ہمارے ملازمین ہیں، ان کو پتہ ہے، ابھی گورنمنٹ کے پاس کیا منصوبہ بندی ہے؟ ہمیں یہ بتائیں، یہ باتیں ہمیں نہ کریں کہ یہ پچھلی حکومتوں کا ہے، یہ ابھی بہت سا وقت ہو گیا ہے، پہلے تو یہ کہا تھا 100 دن، پھر اس کے بعد تین مہینے، پھر چھ مہینے، پھر تین سال، ابھی دوبارہ وہ کہہ رہے ہیں کہ دو سال اور ہمیں موقع دے دیں، موقع تو ملا ہے لیکن روز بروز شوکت یوسفزئی صاحب نے کہا کہ جب ڈالر مہنگا ہوتا ہے تو ہمیں فائدہ ہے، ابھی جب ڈالر مہنگا ہو گیا ہے تو وہ بھی ہمیں بتادیں کہ اس میں ہمیں کیا فائدہ ہے؟ ہماری تو ساری چیزیں باہر سے آتی ہیں، اگر باہر سے ہماری چیزیں جو بنیادی ضرورت ہیں، پٹرول، ڈیزل، ایل این جی وہ وقت پہ انتظام نہیں کرتے، ابھی یہ ہے کہ سردی آئی نہیں ہے، گیس کی لوڈشیڈنگ شروع ہو چکی ہے، بجلی کا بھی برا حال ہے، صرف اتنا آج اس موضوع پہ بات کرنی تھی کہ اس قوم کا آپ دیکھیں کہ بغیر لیڈرشپ کے لوگ نکل رہے ہیں، وکلاء ہڑتال پہ ہیں، تاجر ہڑتال پہ ہیں، مزدور طبقہ ہڑتال پہ ہے، ابھی ہماری اسمبلی کے باہر کا جو روڈ ہے وہ تو

بس اس طرح بنا ہے، وہ چوک جس طرح کسی نے اس پہ لکھا ہو کہ یہ احتجاجی کیمپ کی جگہ ہے، آپ بھی آتے ہیں، روزانہ اس کو دیکھتے ہیں، خدارا اس مشکل صورتحال میں جس کا عوام کو سامنا ہے، کچھ ایسے حالات پیدا کئے جائیں، جب بیروزگاری بھی ہے، کوئی روزگار بھی نہیں ہے، کارخانے بھی بند ہو رہے ہیں، لوگ وہ بھوکے ہیں، ابھی ایک دوسرے پہ حملے کروا رہے ہیں، اس کے لئے گورنمنٹ منصوبہ بندی کرے، لوگوں کو مزید اشتعال میں نہ لائے کہ وہ بھی نکلیں، اس کے لئے کوئی ایسی منصوبہ بندی ہونی چاہیئے کہ خدارا جو غریب طبقہ ہے، آج اس کے لئے کھانے کو کچھ نہیں ہے، صرف وہ چیزیں جو روزمرہ کی ضروریات ہیں، اگر آپ دوائی کو دیکھیں، دوائی اتنی مہنگی ہوگئی ہے کہ کسی کے خریدنے کے بس کی بات نہیں ہے، میں نے صرف گورنمنٹ کو متوجہ کرنا تھا کہ خدارا اس مسئلے پہ آپ ذرا اس قوم پہ رحم کریں، اس قوم کے ساتھ کچھ احسان کریں، خصوصاً جو غریب طبقہ ہے اس کے لئے کچھ ایسے پروگرام بنادیں کہ کم از کم جو گھی ہے، آٹا ہے، چینی ہے، دوائی ہے، عام ضروریات کی چیزیں ہیں، اس کے لئے کچھ مناسب انتظامات کریں۔ اس کے علاوہ اس کو بھی کنٹرول کریں کہ ابھی چینی باہر سے منگوائی ہے، آپ نے اگر، اس کا ذائقہ وہ اس طرح ہے کہ اس میں مٹھاس ہے ہی نہیں، وہ بھی شکایتیں آرہی ہیں کہ وہ لوگ باہر بھیج رہے ہیں، حکومت اس کو بھی کنٹرول کرے۔ اگر سستے ریٹ پہ کسی کو چینی مل رہی ہے، کسی کو آٹا مل رہا ہے، اس کے لئے مناسب انتظامات کرے کہ وہ کنٹرول میں ہو، جو مافیہ ہے، اس میں وہ زیادہ اپنا کاروبار نہ کرے، ہم شاید اس کے عادی ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ، مہربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب عنایت اللہ خان صاحب، جنہوں نے یہ ایڈجرنمنٹ موشن پہلے پیش کی، میں ان کو پہلے موقع دے دوں، باقی پھر، جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ نے ہماری ایڈجرنمنٹ موشن کو Admit بھی کیا، آج ہی بحث کے لئے منظور بھی کر دیا، یہ ایک ایسا ایمرجنسی ایشو ہے کہ جس سے ہر کوئی متاثر رہا ہے، میں سمجھتا ہوں حکومت سب سے زیادہ متاثر ہوگی، یعنی آپ جتنے بھی ڈیویلپمنٹ کام کریں اپنے حلقوں کے اندر، جب تک لوگوں کے گھروں کے اندر چولہا نہیں جلے گا، لوگوں کو تکلیف ہوگی، لوگ فاقوں پہ مجبور ہونگے، لوگ خودکشیوں پہ مجبور ہونگے، لوگ آپ کے ساتھ نہیں چلیں گے۔ جناب سپیکر، حکومت اس پہ اب یہ بھی نہیں کہہ سکتی ہے کہ یہ پرانی حکومتوں کے تسلسل کی وجہ سے ہے کیونکہ اس وقت پوری دنیا کے اندر جو مہنگائی ہے، اس کا موازنہ کیا جارہا ہے، مجھے پتہ ہے ہمیں یہ جواب دیا جائے گا کہ پوری دنیا کے اندر

تیل کی قیمتیں بڑھی ہیں، میں تھوڑا یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ تیل کی قیمتوں کا Comparison کیا ہے؟ یعنی تیل کی قیمت جب پاکستان کے اندر ایک سو تیرہ (113) روپے تھی، سو (100) روپے کے Around تھی، اس وقت بین الاقوامی مارکیٹ میں تیل کی قیمت Per بیرل جو تھی وہ ایک سو تیرہ (113) یا (114) ڈالر تھی، اس وقت بین الاقوامی مارکیٹ کے اندر چھیاسی (86) ڈالر پر بیرل ہے، اگر اس وقت (113) پہ تیل ہمارے ہاں Available تھا جبکہ تیل کی قیمت اس وقت بین الاقوامی مارکیٹ میں بہت زیادہ تھی، آج کیوں اتنی بڑی قیمت پہ Available ہے؟ یہ تین چیزیں ہیں، تیل ہے، گیس اور بجلی، یہ تین ایسی چیزیں ہیں کہ Economy میں ان کی مثال خون کی ہے، رگوں میں خون کی ہے، اگر ان تینوں کی قیمت بڑھے گی تو Economy badly suffer ہو گی، Economic growth جو ہے وہ کم متاثر ہو گی، اس کے نتیجے میں ملک کے اندر عام ضرورت کی اشیاء کی قیمتیں بڑھیں گی، یہ تو بہت Common sense کی بات ہے، آپ پٹرول کی قیمتیں بڑھائیں گے تو اس سے جو آپ کا ٹرانسپورٹ کا نظام ہے وہ مہنگا ہو جائے گا، اس سے جو گڈز کی ٹرانسپورٹیشن ہے وہ مہنگی ہو جائے گی، تین چار سو آئٹمز ایسے ہیں کہ جن پہ Automatically اس کی قیمت جو ہے وہ اوپر چلی جائے گی، اس لئے یہ بات کہ جو تیل، گیس، بجلی ہے، ان کو آپ بالکل مارکیٹ کے رحم وکرم پہ چھوڑتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ رہے گا کہ آپ کو ملک کے اندر مہنگائی کا طوفان اور سیلاب آئے گا، آپ تیل کے اندر پچاس اور ساٹھ روپے تک لوگوں سے ٹیکس لے رہے ہیں تو آپ اگر یہ ٹیکس نہیں لیں گے، لوگوں کو بین الاقوامی مارکیٹ سے جس بنیاد پہ ہم خریدتے ہیں، اسی پہ دیں گے، بہت بڑا ریلیف آئے گا، Economy move کرے گی، آپ کے پاس ٹیکس باقی ذرائع سے آ جائے گا۔ یہ جو تیل کی وجہ سے Cost of tax آ جائے گا، وہ آپ کو فائدہ ہو گا، Economy کو فائدہ ہو گا۔ دس آئٹمز ایسے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی فلاحی ریاست کوئی ایسی ریاست جو Corporate state نہ ہو، جو Purely capitalist state نہ ہو، جو امریکہ کی طرح نہ ہو کہ جس میں کوئی بیالیس اور چوالیس ملین تک لوگ Uninsured ہیں اور وہ ایک مسلمان ریاست، ایک مدینہ کی ریاست کی جب ہم اپنی Constitution کے اندر بھی بات کرتے ہیں، ہمارے پرائم منسٹر صاحب بھی بات کرتے ہیں، اس مدینہ کی ریاست کے اندر یہ دس آئٹمز ایسے ہیں کہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ ان کو کنٹرول کرے، آپ تیل کو کنٹرول کریں، آپ گیس کو کنٹرول کریں، آپ بجلی کو کنٹرول کریں، چھ کچن آئٹمز ہیں جن میں دال ہے، چینی ہے، چاول ہے، آٹا ہے، گھی ہے، اس کے ساتھ ساتھ دودھ جو ہے وہ ہر

کچن کے اندر موجود ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ میں ایک اور آئٹم Add کروں گا، وہ دوائی ہے، دوائی میں اس وقت آپ کی اس حکومت کے اندر Four hundred and five hundred percent اضافہ ہو گیا ہے، لوگ دوائی خرید نہیں پا رہے ہیں، لوگوں کی جو قوت خرید ہے وہ جواب دے چکی ہے۔ اس وقت پاکستان کے اندر مسئلہ یہ ہے، یہ جو مڈل کلاس ہے وہ اس پوری صورتحال کے اندر Squeeze ہوتی جا رہی ہے، کسی بھی ملک کے اندر، ایک Political stability کے لئے کسی بھی ملک کے اندر معاشی ترقی کے لئے مڈل کلاس بہت زیادہ ضروری ہوتی ہے لیکن جب اس قسم کی Situation create ہوتی ہے تو سب سے زیادہ مڈل کلاس Suffer ہوتی ہے، اس وقت آپ کی مڈل کلاس تکلیف میں ہے، وہ رو رہی ہے، وہ مشکل میں ہے، اس لئے میں حکومت کو تجویز دوں گا کہ یہ سیاست کی بات نہیں ہے، سچی بات ہے کہ جب پرائیویٹ مجالس میں لوگ ہمارے ساتھ بات کرتے ہیں کہ لوگوں نے ان کو ووٹ دیا ہے، Let them suffer میں یہ بات نہیں کہتا کیونکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پہ ہم سب Suffer کر رہے ہیں، یہ ملک اگر کنٹرول سے نکلے گا تو نہ ان کے کنٹرول میں رہے گا، نہ کسی اور کے کنٹرول میں رہے گا، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر پولیٹیکل پارٹیز نکلتی ہیں، وہ مہنگائی کے خلاف جو طوفان آیا ہوا ہے، اس کو لیڈ کرتی ہیں، اس کی ایک ڈائریکشن ہو گی لیکن اگر خود نکلیں گے، Leaderless لوگ نکلیں گے، ان کے آگے کوئی ہو گا نہیں، تو پھر اس ملک کے اندر عدم استحکام ہو گا، پھر اس کے اندر Revolution ہو گا، پھر ایک ایسی سیچویشن ہو گی کہ اس چیز کو نہ فوج کنٹرول کر سکے گی، نہ پولیس کنٹرول کر سکے گی، ظاہر ہے دنیا کے اندر جب انقلابات آئے ہیں، آپ انقلاب فرانس کا مطالعہ کریں تو اسی وجہ سے آیا تھا کہ مڈل کلاس کو Squeeze کیا گیا اور بادشاہ کے خزانے بھرتے جا رہے تھے، آخر میں لوگ بھوک کے مارے نکل پڑے اور انقلاب فرانس پوری دنیا کے لئے ایک ماڈل ہے، اس لئے میں آخر میں کیونکہ وقت کم ہے، باقی بھی میرے Colleagues بات کریں گے، میں اس پہ Conclude کرنا چاہوں گا کہ یہ جو دس آئٹمز جن کے نام میں نے گنے ہیں، میں حکومت کو تجویز دوں گا کہ خدارا ان کی قیمتوں کو کنٹرول کرے، یہ جو فری مارکیٹ اکانومی ہے، اس کے ہزار فائدے آپ گنیں لیکن یہ ہے کہ جب تک ایک عام آدمی کو ریلیف نہیں ملے گا، نہ اس قسم کا سسٹم ہمارا دین چاہتا ہے نہ ہمارا مذہب چاہتا ہے، نہ انسانیت چاہتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کے اندر اگر Pure capitalist اور Corporate states ہیں تو وہ ہمارے ماڈل نہیں ہیں، ہمارے پرائم منسٹر کا بھی ماڈل اور ہم بھی کہتے ہیں، ہمارا ماڈل مدینہ کی ریاست ہے، مدینہ کی ریاست کے اندر

کم از کم آپ کو یہ آٹھ دس آئٹمز میں نے گنے ہیں، ان کو کنٹرول کرنا چاہیئے، چاہیئے اس پہ سبسڈی دیں، ٹیکسز ختم کریں، بجلی سے ٹیکسز ختم کریں، گیس سے ٹیکس ختم کریں، سب سے بڑھ کر آپ تیل سے یہ جو پچاس اور ساٹھ روپے لے رہے ہیں، یہ ٹیکس ختم کریں تو Automatically ساری قیمتیں نیچے آئیں گی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب سراج الدین صاحب، موجود نہیں۔ محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، نہایت اہم ٹاپک ہے، میرے خیال میں اس کے لئے پوری اسمبلی اور ہم سب یہاں پہ بیٹھے ہوئے لوگ سب پریشان ہیں، اس لئے کہ مہنگائی اپنے قابو سے باہر ہوتی جارہی ہے، روپیہ سستا، موت مہنگی ہوتی جارہی ہے، قرضے بڑھ گئے ہیں اور ذرائع آمدن کم ہوتے جا رہے ہیں، لہذا جو بھی حکومت وقت ہوتی ہے، اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان ساری چیزوں کو دیکھے، اس کے عوامل کو سٹڈی کرے، اس پہ ٹھوس اقدامات کریں، زندگی گزارنے کے لئے جو بنیادی اشیاء ہیں، ان پہ فوراً سبسڈی دینا، ان پہ عوام کو سہولت دینا وہ میرے خیال میں اس وقت ایک اہم کام ہے جو کہ ہونا چاہیئے۔ ادویات کے لحاظ اور صحت انصاف کارڈ، اس وقت ہاسپیٹلز کے اندر جو مریض ایڈمٹ ہوتے ہیں ان کو تو بڑا اچھا Facilitate بھی کرا رہا ہے، لوگ بہت زیادہ اس سے خوش بھی ہیں لیکن یہ بھی ایک اچھی بات ہو سکتی ہے، اس پہ سوچا جا سکتا ہے کہ اگر ہم اس کو عام دوائیوں کو لینے کے لئے بھی اس کو Cover کرنے پہ توجہ دیں، میرے خیال میں ایک مریض اپنی زندگی میں اتنا Hospitalized نہیں ہوتا جتنا اس کی روزمرہ کی دوائیاں ہیں، لہذا منسٹر صاحب سے یہ بھی ایک ریکویسٹ ہوگی کہ وہ صحت انصاف کارڈ میں جو معمول کی دوائیاں ہیں، جو او پی ڈیز میں لکھوائی جاتی ہیں یا عام طور پہ شوگر، بلڈ پریشر اور ہارٹ کے لئے جو استعمال کرنے والی ادویات ہیں، ان کو صحت انصاف کارڈ میں ڈالا جائے۔ اس وقت "ڈان" کے تجزیہ کار خرم حسین صاحب کے مطابق سٹیٹ بینک نے روپے کی قدر کو سہارا دینے کے لئے جون 2021ء کے وسط سے ستمبر 2021ء کے پہلے ہفتے تک ایک ارب بیس کروڑ ڈالر انٹر بینک مارکیٹ میں داخل کئے لیکن اس اقدام سے بھی محدود وقت تک سسٹم تو Facilitate ہوا لیکن وہ دوبارہ بہت تیزی کے ساتھ نیچے کریش کر گیا، اس وقت جو صورتحال ہے اس سے جس طرح سے مرد متاثر ہیں، اسی طرح جو 52 فیصد خواتین ہیں، وہ بھی اس سے بہت زیادہ متاثر ہیں، اس وقت ملک کی چالیس فیصد تعلیم یافتہ خواتین بے روزگار ہیں جبکہ مجموعی طور پر ملک میں بے روزگاری کی شرح وہ سولہ فیصد تک پہنچ چکی ہے، لہذا یہ ساری

مہنگائی اور یہ ساری جو اس وقت ہماری ملکی صورتحال ہے، یہ ہماری قوم کے اندر ایک مایوسی پیدا کر رہی ہے اور یہ مایوسی ڈائریکٹ ہماری Youth کو متاثر کر رہی ہے اور اس وقت جو ہاسپیٹلز اور جو تجزیہ نگاروں نے جو رپورٹس تیار کی ہیں، اس کے نتیجے میں نفسیاتی بیماریاں عروج پر ہو گئی ہیں، خاص طور سے اس نوجوان کے اوپر جو اپنی تعلیم مکمل کرتا ہے، اس کے تعلیم مکمل کرنے کے بعد اس کے ماں باپ اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ یہ بچہ اب گھر چلانے میں ہمارے ساتھ کوئی مدد کرے گا لیکن وہ جب باہر نکلتا ہے تو اس کے ساتھ اپنے بس کے کرائے کے لئے پیسے نہیں ہوتے، لہذا یہ Frustration ہمارے گھروں کے اندر پہنچ چکی ہے۔ اس وقت ہم اس المناک دور سے گزر رہے ہیں کہ ہمارے گھروں کے اندر یہ آگ پہنچ چکی ہے، ہمارے گھر گھر کے اندر خاندانوں میں خودکشیاں ہو رہی ہیں، اس بھوک اور افلاس جو ہمارے پورے نظام کو درہم برہم کرنے کے درپے ہے، لہذا گورنمنٹ سے یہ گزارش ہے کہ اس بات کو بہت سنجیدہ لے، اس پہ عمل درآمد کرے، اس کو صرف پوائنٹ سکورنگ کے لئے یا کاسمیٹک کارروائی کرنے کے لئے استعمال نہ کرے، بلکہ اس کے لئے محدود ٹائم فریم دے، اپنے عوام کو سہولیات دینے کے لئے اہم اقدامات کرے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ میرے خیال میں تمام قوم کی نظریں اس وقت اس پارلیمنٹ پہ ہیں کیونکہ پارلیمنٹ میں لوگوں کے منتخب عوام آتے ہیں، لوگوں کی نظریں اس وقت اس پارلیمنٹ پہ اس وجہ سے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ یہاں سے ہمارے مسائل کا حل نکلے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہاں سے روز بروز ایسا مہنگائی کا بم عوام پہ گر رہا ہے کہ عوام کو سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم نے جن پہ اعتماد کیا ہے ان کے پاس ہمارے مسائل کا کوئی حل نہیں ہے۔ اب جب یہاں سے Windup speech آئے گی تو ہمیں جواب دیا جائے گا کہ پیچھے دیکھو، آخر کب تک ہمیں یہ پیچھے دیکھنے کا طعنہ ملے گا؟ ہمیں تو یہ جواب ملا تھا، میں بار بار آپ سے کہتی ہوں کہ یہ جو آپ نے سکرین لگائی ہے، اس پہ ہمیں تھوڑی سی Access دیں کہ ہم یہاں پہ موبائل سے آپ کو دو تین سپیچز یہاں پہ دکھا دیں کہ جو آپ نے ہمیں سپیچز کروائی تھیں، ہمیں سبز باغ دکھائے تھے، آپ نے ہمیں باغ دکھائے کہ دو سو ارب روپے لائیں گے، سو ارب اس پہ آئیں گے، ہمارا خان صاحب آئے گا، ادھر سے دو سو ارب لائے گا، ادھر سو ارب اس کے منہ پہ مارے گا، سو ارب اس کے منہ پہ مارے گا، کدھر گئے وہ ارب، کدھر

گئے، آج کیوں آپ لوگ منتیں کر رہے ہیں کہ پیسے لے آؤ؟ ہم تو کہہ رہے تھے، یہ تقریر ریکارڈ ہے کہ یہ نہیں ہوگا، یہ ہم کیسز چلائیں گے، سیدھا سیدھا ہم ان کو پھانسی دیں گے، کیوں نہیں دے رہے؟ ہم بھی آپ سے آج مطالبہ کر رہے ہیں، لے آئیں، جو چور ہیں، جو ڈاکو ہیں، تین سال آپ کو ہو گئے ہیں، لے آئیں، ان تین سالوں میں ان کو کیوں نہیں لائے؟ آپ وہ قانون بنائیں، ٹھیک ہے آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں قانون نہیں ہے، کیوں نہیں بنائے آپ لوگوں نے ان کو لانے کے لئے؟ ان چوروں کو، ان ڈاکوں کو لے آئیں، اگر ان کو نہیں لا سکتے تو جو آپ کے آستین کے چور ہیں، ان کو آپ لوگوں نے کیوں چھوڑ دیا؟ آج چینی کی قیمتیں کہاں پہ ہیں؟ آپ نے چینی کی سبسڈی کس کو دی؟ آپ کو پتہ ہے، دوائی کی قیمتیں کہاں پہ ہیں؟ آپ نے دوائی کی سبسڈی کس کو دی ہے؟ آپ نے دوائی کی قیمتوں پہ کس کو نکالا؟ آج جواب دیں۔ آج گندم کا نرخ کہاں پہ ہے؟ آپ نے گندم کس کو امپورٹ کی؟ چینی کی قیمتیں آپ کو پتہ ہے کہ بڑھ رہی ہیں، پھر آپ نے چینی امپورٹ کیوں کی؟ یہ عوام کے نعرے ہیں، آپ مجھے اب جواب دیں گے کہ عالمی ریٹس بڑھ رہے ہیں، پوری دنیا میں مہنگائی ہے، پوری دنیا میں اس وقت چار پرسنٹ مہنگائی ہے، بد قسمتی سے پاکستان میں 9.3 پرسنٹ مہنگائی ہے لیکن آپ یہ بھی دیکھیں کہ پاکستان میں آمدن کی شرح آپ کی کتنی ہے؟ آپ اس طرف بھی توجہ دیں کہ پاکستان میں عوام کی آمدن کتنی ہے؟ آپ نے پاکستان کے لوگوں کو صرف بھکاری بنایا ہے، پناہ گاہیں بنائی ہیں، احساس پروگرام دیا ہے، آپ نے صرف کھانے کے لئے لنگر خانے بنائے ہیں، مجھے یاد ہے کہ جب میں قومی اسمبلی میں تھی تو آپ تحریک انصاف کو سب سے بڑا اعتراض تھا بینظیر انکم سپورٹ پروگرام پہ، کہ آپ لوگوں کو بھکاری نہ بنائیں، کوئی Positive کام کریں کہ آنے والی نسلوں کو اس سے فائدہ ہو لیکن آج ہم صرف لوگوں کو بھکاری بنا رہے ہیں، یا تو ہم کارڈ دے رہے ہیں یا ہم لنگر خانے بنا رہے ہیں، لنگر خانے بھی اب بند ہیں، مجھے ذرا بتائیں، کتنے آپ کے سفید پوش لوگ ہیں جو آپ کے لنگر خانوں میں جا سکیں؟ کتنے سفید پوش لوگ، مڈل کلاس کے لوگ ہمارے نیچے آ گئے ہیں، کتنے روزگار کے مواقع آپ لوگوں نے دیئے، کتنے گھر آپ لوگوں نے بنائے؟ آپ کا وعدہ تھا، ہمارا وعدہ نہیں تھا، ہمارا مطالبہ ہے کہ ان لوگوں کو تو کم از کم آپ پکڑیں، آج آخر آپ کیوں بے بس ہیں؟ آج ہمارا وزیراعظم اعلان کر رہا ہے کہ خدا کے لئے وہ دو خاندان پیسے لے آئیں، اب اگر ہمارا وزیراعظم بھی منت اور ترلوں پہ آ گیا تو پھر کس کی طرف عوام دیکھیں؟ ہم سے تو آپ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم منتیں اور ترلیں کریں گے، آپ خدا کے لئے پیسے لائیں، آپ نے تو کہا تھا کہ میں اس کو

گریبان سے پکڑ کر پیسے لاؤں گا، ہمیں تو گریبان سے پکڑ کر پیسے چاہئیں، اب تو آپ منتوں اور ترلوں پہ آ گئے، ہم سے وعدے کئے گئے تھے، میرے خیال میں اس کی ضرورت ہے، اس کا حل یہ ہے کہ میں پوچھنا چاہتی ہوں، میں یہ ہاؤس سے پوچھوں گی کہ ہم نے ایک ٹائیگر فورس بنائی تھی، کدھر ہے آج وہ ٹائیگر فورس؟ کسی کو پتہ ہے کہ ہم نے اس پہ کتنا خرچہ کیا تھا؟ ہم نے قیمتیں کنٹرول کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کو استعمال کرنے کی بجائے ہم نے ایک ٹائیگر فورس بنائی تھی، آج وہ کدھر ہے؟ ہم نے کتنا اس کو کنٹرول کیا؟ کتنا ہم نے اس پہ قیمتوں کو کنٹرول کیا؟ میری ریکویسٹ ہو گی، میری عرض ہو گی کہ قیمتیں کنٹرول کرنے کے لئے کوئی سسٹم نہیں ہے، میری اس ہاؤس سے، اس گورنمنٹ سے ریکویسٹ ہو گی کہ کوئی سسٹم تو بنائے کیونکہ کوئی سسٹم نہیں ہے، نہ ٹیکس Collect کرنے کا کوئی سسٹم ہے، ٹیکس لگتا ہے، کبھی Indirect tax لگتا، کبھی ڈائریکٹ ٹیکس لگتا رہتا ہے، میرے صوبے پہ، میرے لوگوں پہ Indirect tax کا بوجھ بڑھتا رہتا ہے، ڈائریکٹ ٹیکسز کا کوئی انتظام نہیں ہے، پیٹرول کی قیمتوں میں دن بدن، چار مہینے میں آٹھ دفعہ اضافہ ہوا ہے، آج ایک سو پینتالیس سے تقریباً ایک سو پچاس تک پٹرول کی قیمتیں چلی گئی ہیں، پیٹرول کے بارے میں جو مشہور محاورہ ہے، وہ میں نہیں دھراؤں گی، میرے خیال میں پٹرول کس طرح بڑھایا جاتا ہے، پٹرول کی لیوی بڑھائی جاتی ہے، سرچارج کیوں نہیں بڑھایا جاتا؟ اس لئے کہ اگر سرچارج بڑھایا گیا تو پھر میرے صوبے کو اس میں سے حصہ دیا جائے گا، سرچارج نہیں بڑھایا جاتا، لیوی بڑھائی جاتی ہے، لیوی نہیں بڑھائی جاتی، سرچارج بڑھایا جاتا ہے تاکہ میرے صوبے کو حصہ نہ ملے، یہی حال بجلی میں بھی ہوتا ہے، بجلی میں بھی ایسی قیمتیں بڑھائی جاتی ہیں کہ میرے صوبے کو حصہ نہ ملے، یہی حال میرے ساتھ فاٹا میں ہوا، جو وعدے کئے، وہ حصہ نہیں دیا جارہا، میرا صوبہ پیچھے سے پیچھے چلا جائے گا تو پھر میرے صوبے کے عوام کا کیا حال ہو گا؟ ہم گندم کے لئے رو رہے ہیں، ہم چینی کے لئے رو رہے ہیں، ہم آٹے کے لئے رو رہے ہیں، نہ میرے صوبے میں ترقی ہو گی نہ روزگار ہو گا۔ آج جب میں نے یہ تحریک التواء جمع کی ہے، جس کے Contents ہیں کہ بیروزگاری کی شرح بڑھی ہے، پورے ملک میں ایک فیصد اور ہمارے صوبے میں نو فیصد بڑھی ہے، بیروزگاری کی شرح اور یہ میں نہیں کہہ رہی، یہ ہمارے ادارہ برائے شماریات کی رپورٹ ہے کہ ہمارے صوبے میں نو فیصد بیروزگاری کی شرح بڑھی ہے۔ میرے خیال میں ان چیزوں کی طرف حکومت کو توجہ دینی ہو گی، اس کے لئے سنجیدگی سے اقدامات کرنا ہوں گے کیونکہ جو حالات جارہے ہیں، اس سے عام عوام کی زندگی بد سے بدتر ہو رہی ہے اور جب عام

عوام اٹھیں گے تو پھر میرے خیال میں حکمرانوں کے لئے پھر اس صوبے میں اور اس ملک میں رہنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب اختیار ولی خان صاحب۔

جناب اختیار ولی: شکریه، جناب سپیکر۔ وائی:

ے
ستا په رضا زما رضا ده ربه
کا نړی هم نفس پورې تړلې شمه
خو چې بل بنا مار په خزانو اووینم
اخر انسان یم ثنګه غلے شمه
دلته د هغه خامارانو خوراک
هلته کښې ستا د لړمانو خوراک
دلته د دوئ خوراک
هلته ستا د دوزخونو خشاک
دلته د خیټې دوزخ تش ګرځوم
هلته شو ستا د دوزخونو خشاک
د لویو لویو قدرتونو ربه
یو تمنا ده اوریدې شې کنه
ستا د سکنړی سکنړی ما بنام نه لوګے
د چا د زړه لوګې لیدے شی کنه

په دې حالاتو کښې، ان حالات میں جب مٹر سبزی پانچ سو روپے کی ملتی ہو، گوشت کی قیمت پندرہ سو روپے، چھوٹا گوشت پندرہ اور سولہ سو روپے کلو مل رہا ہے، دالیں سینکڑوں سے اوپر چلی گئیں، آلو کی قیمت غریب کی پہنچ سے دور، شلغم بھی اب کھانے کے لائق نہیں رہے، ایسے حالت میں جب گھی ساڑھے چار سو روپے کا کلو ہو گیا ہے، چینی ڈیڑھ سو روپے میں مل نہیں رہی، آٹے کا تھیلا پندرہ اور سولہ سو روپے پہ پہنچ چکا ہے، سستی روٹی کا وعدہ کر کے آج روٹی بیس روپے کی مل رہی ہے، پٹرول کا وعدہ تھا کہ ہم چالیس روپے میں دیں گے، نواز شریف اس میں چوری کرتا ہے، ہم آپ کو چالیس روپے میں دیں گے، ساٹھ روپے میں مہنگے بیچتے ہیں، آج پٹرول تقریباً ڈیڑھ سو روپے کا لیٹر ہو گیا ہے، ایک بجلی کا یونٹ جو لوگوں کو چھ روپے میں ملتا تھا، کنٹینر پر کھڑے ہو کر کپتان صاحب کہتے تھے کہ یہ چھ روپے میں، نواز شریف کی

حکومت چوری کر رہی ہے، ہم آپ کو دو روپے کا یونٹ دیں گے، ساڑھے تین سال گزر گئے ان کی حکومت کو مرکز میں، خیبر پختونخوا میں ان کا نواں سال ہے، بجلی کا یونٹ تیس روپے کا ہو چکا ہے، اچھا اب دو روپے مزید بڑھا دیئے ہیں تو بتیس روپے کا ہو جائے گا، لوگوں کے حالات یہ بن گئے، لوگوں کے گھروں کی بجلیاں کاٹی جا رہی ہیں، They are not in position to pay their electricity bills، جو بل نہیں دے سکتا ان کے میٹر کاٹے جا رہے ہیں، وہ گیس جو کبھی سستی ہوا کرتی تھی، امیر اور غریب کی، وہ اس کا ایندھن ہوتا تھا، آج گیس کے میٹر کاٹے جا رہے ہیں کیونکہ لوگ بل جمع نہیں کر سکتے، کارخانے بند ہو رہے ہیں، نئی انڈسٹریلائزیشن نہیں ہو رہی اور جو موجودہ کارخانے تھے وہ بند ہو گئے ہیں، یہاں آپ صدر بازار میں جائیں، سوئکارنو چوک میں جائیں، مینا بازار جائیں، کسی بازار چلے جائیں، آپ اپنے علاقے، اپنے حلقے کے بازار میں چلے جائیں، کوئی دوکاندار نہیں بولے گا کہ میری دوکان چل رہی ہے، کوئی منافع نہیں ہو رہا، وہ ٹرک کا ڈرائیور جو اسی (80) ہزار روپے کا کرایہ لیتا تھا، آج سے ڈیڑھ دو سال پہلے سکھر تک ڈیزل کی قیمت دوگنی سے تگنی ہو گئی ہے، اس کا کرایہ وہی اسی (80) ہزار روپے ہے، لوگ بیروزگار ہو رہے ہیں، لوگ تنگ ہو رہے ہیں۔ اچھا، اب اس کے بعد جو نئی آفت آ رہی ہے، دودھ جو بچوں کی خوراک ہے، جو بیماروں کی خوراک ہے، جو ہم گھروں میں معذور لوگوں کو دیتے ہیں، ضعیف والدین کو پلاتے ہیں، لیٹر، ایک کلو دودھ ڈیڑھ سو روپے کا ہونے والا ہے، ڈیڑھ سو روپے کا لیٹر، وعدہ کیا گیا تھا کہ نیا پاکستان بنائیں گے، وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم آپ کو نوے (90) دنوں میں، سو (100) دنوں میں نیا پاکستان بنا کر دیں گے، آپ نے ابھی تک بغیر اس کے کہ آپ الزام لگاؤ، لعن طعن کرو، یہ چور، وہ چور، فلاں چور، کہاں ہیں چور؟ کس سیاسی لیڈر پہ آپ نے چوری ثابت کی ہے؟ بتائیں نواز شریف پہ اگر کوئی چوری ثابت ہوئی ہو تو بتاؤ۔ چوری تو ثابت نہیں ہوئی، اس کو اقامے پہ نااہل کر کے باہر بھیج دیا، قومی قیادت کو بدنام کرنے کے لئے ان پہ چوریوں کے الزام لگائے گئے، یہ سیاست تھی، یہ وہ نئے پاکستان کا ایجنڈا تھا، یہی وہ لندن پلان تھا، وہاں پہ بیٹھ کر اگر میں یہاں ہوں تو اب اس کے بعد بجلی مزید مہنگی ہونے والی ہے، اس میں کوئی ایسا بندہ نہیں بیٹھا ہوا، ہماری حکومتی بنچز پر جو اس بات کو Deny کر سکے، کہتے ہیں کہ انہوں نے بجلی کے بڑے مہنگے معاہدے کئے ہیں، بھئی تم کوئی سستا معاہدہ کرو، تمہاری حکومت تھی، اس صوبے میں تم بولتے تھے کہ ہم ساڑھے تین سو ڈیم بنا رہے ہیں، ہماری بجلی تیار ہو چکی ہے، وہ ہمیں نواز شریف کی حکومت اجازت نہیں دے رہی ورنہ ہم اس کو نیشنل گرڈ میں ڈال دیں گے، ڈال دو، وہ بجلی کدھر ہے، کہاں پر ہے وہ بجلی؟ کوئی

نہیں ہے، سب جھوٹے وعدے، کھوکھلے نعرے اور قوم کو، نوجوان نسل کو ورغلایا تھا، اگر نہیں کر سکتے تھے تو جھوٹ کیوں بولا؟ میرا ابھی یہی مطالبہ ہے کہ کچھ نہیں تو عمران خان کی پرانی تقریریں جو کنٹینر پہ کھڑے ہو کر وہ اسلام آباد میں کرتے تھے، وہ تقریریں ذرا سکرین پہ چلائیں، ذرا اس پہ چلائیں، یہ بھی دیکھیں، ہم بھی دیکھیں، یہ پوری دنیا دیکھے گی کہ انہوں نے وعدے کیا کئے تھے، اس قوم کو اس ملک کو کس طرف لے جا یا جارہا ہے، کہاں پہنچا دیا گیا ہے؟ دو چار گاڑیاں فروخت کر کے پرائم منسٹر ہاؤس کی، آپ بولتے تھے کہ یہاں نواز شریف نے بھینسیں پال رکھی تھیں، وہ نیلام کر دیں، پوائنٹ سکورنگ سیاسی قیادت کو ملک کی مقبول قیادت کو گندہ کرنے کے لئے ان کو بدنام کرنے کے لئے غلیظ کھیل رچایا گیا۔ اب حالات یہاں پر آگئے ہیں، اس بیروزگاری کی وجہ سے، مہنگائی کی وجہ سے بیروزگاری بڑھ رہی ہے، کارخانے بند ہو رہے ہیں، واللہ جناب سپیکر صاحب، آپ بھی اس معاشرے کے بندے ہیں، یہ سب دوست یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اسی معاشرے کا حصہ ہیں، دو چار دن پہلے یہاں پہ سرکاری پارٹی کا جلسہ تھا، یہاں چوک سے مزدوروں کو ہزار ہزار روپے دیہاڑی دے کر اپنے جلسے میں لیکر گئے ہیں، یہ ان کی پرفارمنس ہے، لوگ ان کے پاس جاتے نہیں ہیں، لوگوں کا اعتماد کھو چکے ہیں، اب اگر میں اس پہ آؤں تو اس کے اثرات کیا ہیں؟ جب چوری بڑھتی ہے، جب مہنگائی پیدا ہوتی ہے، جب بیروزگاری بڑھ جاتی ہے، جب یہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو پتہ ہے کیا ہوتا ہے؟ ہم اس معاشرے کے لوگ ہیں، ایسے معاشرے میں زنا عام ہو جاتا ہے، ایسے معاشرے میں عصمت دریاں عام ہو جاتی ہیں، ایسے معاشرے میں پھر چوری چکاری بڑھ جاتی ہے، ایسے معاشرے میں ڈکیتیاں بڑھ جاتی ہیں، میں اس مہنگائی کو بیروزگاری کو Link کرتا ہوں، ان کا آپس میں رشتہ ہے، لاء اینڈ آرڈر کے ساتھ ان کا بڑا اٹوٹ رشتہ ہے۔ جناب سپیکر، نوشہرہ میرا ایک ایسا ضلع تھا جہاں پر کبھی ہم نے گن پوائنٹ پہ ڈکیتیاں نہیں دیکھی تھیں، Robberies نہیں دیکھی تھیں، نوشہرہ کلاں میں مجھے اب بھی نام یاد ہے، میرے جاننے والے دوست تھے، یار محمد کے گھر میں گن پوائنٹ اس کے بچوں، اس کے بیوی کو گن پوائنٹ پر Kidnap کیا، ان کو ہراساں کیا، ان کے گھر سے سونا، طلائی زیورات، پیسے سب لوٹ کر چلے گئے۔ اس کے بعد پراچہ صاحب ہیں، نوشہرہ کلاں کے، اس کے گھر میں یہی واردات ہوئی، اب یہ صرف نوشہرہ کا حال نہیں ہے، یہ حالت پشاور کی بھی ہے، یہ سوات کی بھی ہے، یہ ڈی آئی خان میں بھی ہے، یہ ہزارہ میں بھی ہے، یہ ہر جگہ ایسا ہی کچھ ہو رہا ہے، پتہ ہے آپ مجھے ٹوکنا چاہ رہے ہیں، اپنا مائیک آپ نے On کر دیا ہے، مجھے دو منٹ دیدیں، میں Windup کرتا ہوں لیکن یہ بات مجھے بتائیں، اگر ہم یہاں

بات نہیں کریں گے تو کہاں کریں گے، کس سے کریں گے؟ یہ ایوان، یہ اسمبلی، یہ ہاؤس بنا ہی اسی لئے ہے کہ یہاں پر عوام کی مشکلات، ان کی تکالیف پہ بحث کی جائے، ان کا ذکر کیا جائے، یہ جو ٹریژری بنچز ہیں، They are responsible، یہ ذمہ دار ہیں، یہ بات کا جواب دیں گے، اس کا جواب یہ کبھی نہیں ہوگا، میں پہلے سے بتادوں آپ کو، یہ جو ڈاکہ زنی ہو رہی، یہ چوری چکاری ہو رہی، یہ بینک لوٹے جا رہے ہیں، یہ دوکانوں سے موبائلیں اٹھائے جا رہے ہیں، یہ اغواء برائے تاوان کی وارداتیں جو بڑھ رہی ہیں، اس میں آپ کا بھرپور حصہ ہے، آپ ذمہ دار ہیں، اس کا جواب یہ بالکل نہیں ہے، بالکل بھی نہیں ہے، کیا بولیں کہ ہم سے پہلی حکومتوں نے زیادہ پیسوں پہ مہنگے معاہدے کئے تھے، ان کی کارستانیاں یہ تھیں، انہوں نے Loans لئے تھے، ہمیں پتہ ہے کہ نواز شریف کی حکومت جب ختم ہوئی، اس ملک پہ ستائیس ہزار ڈالر کا قرضہ تھا، آج پینتالیس ہزار سے تجاوز کر گیا، کہاں گیا وہ پیسہ؟ وہ جو اتنا Loan آپ نے لیا، وہ کدھر لگایا ہے؟ ہمیں تو سمجھ نہیں آرہی کہ پیسے کہاں جا رہے ہیں؟ Loans لئے جا رہے ہیں، قرضوں پہ قرضے اور مہنگے داموں، یہ دوسروں کو چور کہتے ہیں، ان کو شرم نہیں آتی، ان کو اس بات کا خیال نہیں آتا کہ پیناڈول کی گولی ایک پلتہ اسی (80) روپے کا ہو گیا ہے، یہ دس روپے کا ملتا تھا، شوگر کے مریضوں کی دوائی پانچ سو روپے سے بڑھی، معمولی دوائی تجاوز کر گئی ہے، آپ دیکھیں، باقی دوائیوں کی قیمتوں میں ہزار ہزار گنا اضافہ ہو گیا ہے، کینسر کے مریض تڑپ رہے ہیں، ان کو دوائی نہیں ملتی، کونسا وطن کارڈ، کونسا یہ صحت کارڈ، آپ نے اس میں اپنے وطن کارڈوں کی بھی حالت کچھ اور ہے، کوئی مجھ سے اس پہ ڈیبیٹ کرے تو میں آپ کو بتاؤں کہ اس میں من پسند لوگوں کو ڈال کر، من پسند لوگوں کے ہسپتالوں کو شامل کر کے ان کو نوازا جا رہا ہے، ہمارا نظام کہاں جا رہا ہے، کیا ہو گا؟ یہاں پہ بات کرنے سے اور محض اختیار ولی کو جواب دینے سے بات ختم نہیں ہو گی، کوئی ٹھوس حل نکالیں۔ میں پھر بتا رہا ہوں، آپ کے پاس زیادہ ٹائم بھی نہیں ہے، کوئی مہینے دو کی ہی بات رہ گئی ہے، شاید یہ نظام آپ کا لپیٹ دیا جائے اور پھر یہ اسمبلی نہیں رہے گی، پھر نیا الیکشن ہو گا، اگر آپ خود کو عوامی لوگ سمجھتے ہو تو آپ عوام کے جذبات، ان کے سوالات کا جواب دیں۔ باہر جو پبلک رو رہی ہے، کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں؟ کل وکیل آئے تھے، اسمبلی کے باہر احتجاج کر رہے تھے، ہائے ہائے مہنگائی، پوری قوم اور ملک کا ہر چوک اس ضلعے، اس صوبے، اس ملک کے ہر چوک میں ہائے مہنگائی سب کہہ رہے ہیں، لٹ رہے ہیں، مر گئے ہیں، فریاد کر رہے ہیں، کوئی سننے والا ہے نہیں، کیا ہو رہا ہے؟ گورنر ہاؤس کے لئے نئی گاڑیاں خریدی جا رہی ہیں، وزیر اعظم ہاوس کی تزئین اور آرائش پہ پیسہ لگ

رہا ہے، Presidency پہ خرچہ ہو رہا ہے، کون گرائے گا یہ گورنر ہاؤس؟ وعدہ کیا تھا کہ اس پہ بلڈوزر چلائیں گے، کون اس سی ایم ہاوس کو لائبریری بنائے گا؟ وہ پرائم منسٹر ہاؤس جس کو آپ نے بتایا تھا کہ اس کو ہم یونیورسٹی بنائیں گے، کون بنائے گا؟ وہ وعدے، وہ دعوے وہ سب جھوٹ تھا، سب اس قوم کی نوجوان نسل کو ورغلانا تھا، آپ تو بولتے تھے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: Windup کریں۔

جناب اختیار ولی: ابھی تو اس پہ ایک گھنٹہ مزید بحث کے لئے ٹائم ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اور ممبرز بھی ہیں، آپ نے خود کہا تھا کہ دو منٹ، اس کے بعد آپ نے دس منٹ بات کی۔

جناب اختیار ولی: مجھے آخری نمبر دیا، میرے بعد ایک مقرر ہے، میں Windup کرتا ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: باقی ممبران بھی بات کریں گے، میں صرف ایک منٹ دوں گا، زائد نہیں دونگا۔

جناب اختیار ولی: مجھے پتہ ہے آپ رولز کی بات کرتے ہیں، اس کے بعد آپ کے Rules violation پہ، مجھے پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنے کی اجازت دیں، میں پھر ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سب سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر آپ سمجھ لیں کہ پوائنٹ آف آرڈر کیا چیز ہے؟

جناب اختیار ولی: میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وقت بھی کم ہے، آپ کے وعدے بھی بڑے بلند اور بانگ تھے، کوہ ہمالیہ سے اونچے، کے ٹو سے اونچے، سمندر سے گہرے وعدوں کو پورا کریں، باہر کی جو قوم ہے، یہ نوجوان نسل جس کو آپ نے ورغلایا تھا، وہ آپ سے تبدیلی اور انقلاب کے بارے میں امید لگا بیٹھی تھی، ان کو نہیں پتہ کہ ان کی حکومت کر کیا رہی ہے، وہ کس ڈگر پہ چل پڑی؟ حالات کچھ زیادہ بہتر نہیں ہیں، لوگ زہر خرید کر خودکشی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جی، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، Thank you very much. بہت Important issue ہے، میں تین چار منٹ سے زیادہ بات نہیں کرونگی کیونکہ یہاں پہ کافی باتیں ہو چکی ہیں، میں دوسروں کو بھی ٹائم دینا چاہتی ہوں کہ:

ے اے چاند یہاں نکلا نہ کر بے نام سے سپنے دیکھا کر

یہ دیس ہے اندھے لوگوں کا یہاں الٹی گنگا بہتی ہے
اس دیس میں اندھے حاکم ہیں نہ ڈرتے ہیں نہ نادم ہیں
نہ لوگوں کے یہ خادم ہیں
ہیں یہاں پر کاروبار بہت اس دیس میں گردے بکتے ہیں
کچھ عالیشان لوگ رہتے ہیں اے چاند یہاں نکلا نہ کر

جناب سپیکر صاحب، مہنگائی پہ بات ہو رہی ہے، مہنگائی پہ جب بات ہو رہی ہے تو بہت سے میرے Colleagues نے سب سے پہلے جنہوں نے ایڈجرنمنٹ موشن جمع کروائی، انہوں نے یہاں پہ بات کی۔ دو چار دن کے بعد پھر بجلی مہنگی ہونے والی ہے، دو چار دن کے بعد پھر پٹرول مہنگا ہونے والا ہے، جب پٹرول مہنگا ہوتا ہے تو تمام چیزوں پہ اثر پڑتا ہے، یہاں پہ میرے Colleagues نے بات کی، میں اس کو Repeat نہیں کرونگی، مجھے پتہ ہے کہ وہاں سے جب جواب آئے گا تو وہ کہیں گے کہ ساری دنیا میں مہنگائی ہے، ساری دنیا میں پٹرول مہنگا ہے۔ بنگلہ دیش ہم سے بعد میں آزاد ہوا، آج ان کا ٹکہ جو ہے، ہم آدھے ٹکے کے برابر ہیں، ہمارا روپیہ اتنا گر گیا ہے، ان کی آپ اجرت دیکھیں کہ وہ اپنے لوگوں کو اجرت کتنی دیتے ہیں؟ افغانستان سے ہمارا پیسہ گر گیا ہے جو کہ ہم بوریوں میں لیکر آتے تھے۔ اسی طرح ہندوستان ہمارا پڑوسی ملک ہے، آپ اس کا روپیہ دیکھیں کہ آج اس کی کرنسی میں اور ہماری کرنسی میں کتنا فرق آ گیا ہے؟ وہاں پہ لوگوں کو اجرت کتنی ملتی ہے؟ آپ امریکہ میں دیکھیں کہ ایک گھنٹے کے کتنے ڈالر ان کو ملتے ہیں؟ آپ یورپی یونین میں دیکھیں، ان ممالک میں کتنے ڈالرز ان کو ملتے ہیں؟ اگر وہاں پہ تیل مہنگا ہے تو وہ Afford کر سکتے ہیں، ہمارے ہاں ایک سو پچاس روپے تک پہنچ گیا، ان شاء اللہ تعالیٰ اگر زندگی رہی تو جو آنے والا وقت میں دو سو روپے تک یہ پٹرول جائیگا، ان شاء اللہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ اگر اللہ نے چاہا اور عمران نیازی صاحب کو اور موقع ملا تو یہ جائیگا۔ میں آج مراد سعید صاحب سے پوچھتی ہوں کہ مراد سعید صاحب، آپ نے کہا تھا کہ جونہی ہماری حکومت آئیگی تو دو سو ارب ڈالر جو زرداری صاحب نے لوٹ کر باہر بھجوائے ہیں، جو فریال تالپور صاحبہ نے باہر بھجوائے ہیں، جو دوسرے لوگوں نے باہر بھجوائے ہیں، وہ ہم دو سو ارب روپے لیکر آئیں گے، سو ارب روپے آئی ایم ایف کے منہ پہ ماریں گے، سو ارب روپے فلاں کے منہ پہ ماریں گے، کیا ساڑھے تین سال گزرنے کے بعد ایک پیسہ آپ نے کسی سے وصول کیا؟ اس کا مطلب ہے ساڑھے آٹھ ارب اور تقریباً کوئی پینتالیس کروڑ روپے آپ نے جو نام نہاد نیب کا محکمہ کھولا ہوا

ہے، اس نے خزانے میں جمع نہیں کروائے، مجھے آج افسوس ہو رہا ہے، ساری سیٹیں خالی ہیں کیونکہ یہ آپ کا Requisite ہے، یہ جو اجلاس ہے آپ کی ریکوزیشن پر ہے۔۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: ہماری ریکوزیشن نہیں، ورنہ ہم پورا کر لیتے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہ کریں، منسٹر بیٹھے ہیں وہ Respond کریں گے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: آپ کے دو چار منسٹرز یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، باقی لوگ کہاں ہیں جو ہماری باتیں سنیں؟ آج تو چاہیئے یہ تھا، میں تو بار بار یہی کہتی ہوں، جب روپے کی قیمت گرے گی، Automatically وہ اشیائے خورد و نوش پہ اثر انداز ہو گی، کوئی کہہ رہا کہ جی باہر ڈالر، ڈالر ہمارا ابھی دو سو تک پہنچنے والا ہے، پاؤنڈ دو سو سے Cross کر گیا ہے، مجھے بتائیں کہ یہ مڈل کلاس کے لوگ جو ہیں، یہ کہاں جائیں گے؟ غریب کو تو چھوڑیں وہ تو کہیں بھی سو رہے ہیں، کہیں کوئی ہیروئن پی رہا ہے، کوئی نشے میں ہے، وہ اس لئے نشے میں ہے کہ وہ اپنا غم غلط کر لیتا ہے کہ بچوں کو روٹی ملے نہ ملے، بس میرا نشہ پورا ہو جاتا ہے، وہ ڈیپریشن کے ہاتھوں نشہ کرنے لگ جاتے ہیں، کیا آپ نے ہمارے متعلق بھی کچھ سوچا ہے کہ ہم کیا کریں گے، کیا ہم بھی یہی نشہ کریں گے، کیا ہم بھی یہی نشہ کر کے گھر میں بیٹھ جائیں گے؟ کیونکہ ہم بھی مڈل کلاس سے تعلق رکھتے ہیں، وہ مڈل کلاس لوگ جن کے پاس صبح اگر بجلی کے بل کے پیسے وہ جمع کروا دیتے ہیں تو سوئی گیس کے بل کے پیسے جمع کروانے کے لئے ان کے پاس پیسے نہیں ہوتے اور پھر جب وہ سوئی گیس کے پیسے کسی سے قرض لیکر جمع کروا دیتے ہیں تو پھر ان کے پاس بچوں کی فیسیں ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں ہوتے اور جب وہ بھی کسی سے قرض لیکر جمع کروا دیتے ہیں تو پھر ان کے پاس اپنے بچوں کے یونیفارم بنانے کے لئے پیسے نہیں ہوتے، میں زیادہ نہ تو پوائنٹ سکورنگ پہ جاؤنگی، نہ میں یہ کہونگی کہ کسی نے کنٹینر پہ سول نافرمانی کا جو اعلان کیا تھا، کسی نے بل جلا دیا تھا، کسی نے یہ کہا تھا کہ اب سول نافرمانی شروع ہو جائے گی، ہم سول نافرمانی کی کبھی بات نہیں کریں گے، ہم بات کریں گے تو اپنے غریب عوام کے لئے بات کریں گے، ہم یہ بات بھی نہیں کہیں گے کہ جو کنٹینر پہ تقریریں ہو رہی تھیں، اس میں جو کچھ میرے بھائی بہنوں نے کہا ہے، اگر ایک سلائیڈ لگا دی جائے، اس پہ وہ تمام تقریریں چلائی جائیں تو کیا ہی خوب ہے تاکہ ہمیں پتہ تو چلے کہ ہمارا وزیراعظم جو کہ ننگے پاؤں مدینہ کی ریاست میں اترتا ہے اور پھر اس کے بعد جھوٹ بولتا ہے، وہ وزیراعظم جو کہ پاکستان کا وزیراعظم ہے، ریاست مدینہ کی بات کرتا ہے، ہر بات پہ جھوٹ، موٹرویز آپ لوگوں نے گروی رکھ دیئے، سٹیٹ بینک کو آئی ایم ایف چلا رہا ہے، مجھے بتائیں، تمام جتنی بھی

شاہراہیں ہیں، جتنے بھی ائیر پورٹس ہیں، وہ سارے گروی ہو چکے ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ آخر یہ پاکستان جو ہے یہ تو ہم نے Almost گروی رکھ چکے ہیں، اس کا ایک ایک بچہ، پہلے جو ہمارے وزیراعظم صاحب ہیں، وہ یہ فرماتے تھے کہ ہمارا بچہ اتنے ڈالرز قرضدار ہے، ابھی کیا ہے؟ مجھے ان کا کوئی بھی وزیر یہ بتائے گا کہ ساڑھے تین سال میں ہمارا ایک بچہ کتنا قرضدار ہو گیا ہے، کتنے ڈالرز اس پہ آ گئے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، Humbly request یہ ہے کہ اس کے لئے جو دالیں، گھی، اس کے علاوہ آٹا، کھانے پینے کی جو بھی اشیاء ہیں، جو بجلی کا بل، سوئی گیس اور اس دفعہ تو سوئی گیس کا مسئلہ بھی آئے گا، یہ غریب اور امیر دونوں کے لئے ہو گا کیونکہ انہوں نے جو کنٹینرز منگوانے تھے، اس میں بھی انہوں نے Bids میں دیر کر دی ہے، ابھی وہ جو سلینڈرز آنے تھے وہ بھی نہیں آئیں گے، ابھی ناپید ہو جائے گی، یہ سوئی گیس اگر ہم سلینڈرز لیکر گزارہ کرتے تھے، اگر سوئی گیس نہیں ہوتی تھی تو اس میں بھی انہوں نے Bids کرنے میں دیر کر دی، یہ کیسے لوگوں کی ٹیم تھی جو ہمارے پرائم منسٹر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے پاس ایسے ماہر معاشیات ہیں کہ وہ اس پاکستان کا نقشہ ہی بدل دیں گے، واقعی انہوں نے ٹھیک کہا تھا، پاکستان کا نقشہ تو بدل گیا، پاکستان گروی ہو گیا لیکن آخر میں میں آپ سے ضرور کہونگی کہ آپ ٹریژری بنچز سے تعلق رکھتے ہیں، یہاں پہ منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، سی ایم صاحب، دوسرے لوگ، یہ سب پرائم منسٹر صاحب کے پاس جائیں، جب ہماری بجلی کا مسئلہ تھا تو پرویز خٹک صاحب کے ساتھ ہم سب لوگ گئے تھے، ایک جرگہ بنا کر، اس میں اپوزیشن بھی شامل تھی، اس میں ٹریژری بنچز کے بھی تمام لوگ اور ہم نے کے پی ہاؤس سے واک کر کے ہم لوگ نیشنل اسمبلی تک گئے تھے، ہم نے بات کی تھی اپنے حق کے لئے لیکن اس وقت پتہ تھا کہ چونکہ گورنمنٹ کسی اور کی ہے، صوبے میں گورنمنٹ کسی اور کی ہے، ہمارا مطالبہ پورا نہیں ہو گا، ابھی کیوں بات نہیں کرتے؟ ابھی آئیں، ابھی پی ٹی آئی کی گورنمنٹ صوبے میں بھی ہے، پنجاب میں بھی ہے، بلوچستان میں بھی ہے، مرکز میں بھی ہے، آئیں ہم اکٹھے ہو کر جاتے ہیں، پرائم منسٹر صاحب کے سامنے بیٹھتے ہیں اور جھولی پھیلاتے ہیں، ساڑھے تین سالوں میں وہ جرگہ کیوں نہیں ہوا؟ جو کہ پرویز خٹک صاحب نے اس وقت جرگہ کیا تھا، جب حکومت کسی اور کی تھی، آج ہمارے سی ایم صاحب آگے کیوں نہیں بڑھتے؟ ہم ان کے پیچھے، اس عوام کے لئے، ان لوگوں کے لئے، خدا کے لئے اس کا حل نکالیں، ان ماہر معاشیات کو بٹھائیں، یہ نہ کہیں کہ باہر بھی مہنگائی ہو رہی ہے، عام لوگوں کو یہ تاثر بالکل بھی نہ دیں کیونکہ عام لوگ آپ کی باتوں میں آ جاتے ہیں، ان کو اتنا پتہ نہیں ہوتا لیکن وہاں کی اجرت بھی دیکھیں، وہ لوگ ڈالرز میں کما

رہے ہیں، وہ لوگ پاؤنڈز میں کمارہے ہیں، ہمارا پیسہ گر رہاہے، آخر میں میں آپ سے ریکویسٹ کرونگی کہ وہی جرگہ مہنگائی پہ بھی بنائیں، وہی جرگہ پٹرول کی قیمتوں پہ بھی بنائیں، وہی جرگہ بجلی کے بلوں پہ بھی بنائیں، وہی جرگہ سوئی گیس پہ بھی بنائیں اور آئیں جاکر پرائم منسٹر کو ریکویسٹ کریں، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر، دا کورم خو زما خیال دے شوک نشتہ دے۔

(اس مرحلہ پر کورم کی نشاندہی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دومنٹ کے لئے گھنٹیاں بجائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت بائیس (22) اراکین اسمبلی موجود ہیں، افسوس ہو رہاہے، ایڈجرنمنٹ موشن بھی اپوزیشن والے لارہے ہیں اور نشاندہی بھی وہی کررہے ہیں، مزید دومنٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: اس وقت چھبیس (26) ارکان اسمبلی موجود ہیں۔

The sitting is adjourned till 10.00 am, morning, Friday, 12th November, 2021.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 12 نومبر 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)